Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

25 محرم 1438 ہجری قمری 27 اخاء 1395 ہجری شمسی 27 اکتوبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 21 اکتوبر 2016 کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا، کیا کوئی ہے کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے؟ ہزار ہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دیئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔ میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اُس کی عزت چاہتا ہوں جس کیلئے مَیں بھیجا گیا ہوں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (۹) جن لوگوں نے نیک نیتی کے ساتھ آنحضرتؐ کا خلاف کیا، یا کرتے ہیں یعنی آنجناب کی رسالت سے منکر ہیں اور توحید الٰہی کے قائل ہیں نیک عمل بجالاتے ہیں اور بدعملوں سے پرہیز کرتے ہیں اُن کی نسبت کیا عقیدہ رکھا جائے۔

الجواب: انسان کی نیک نیتی تسلی پانے پر ثابت ہوتی ہے پس جبکہ بجز اسلام کے کسی مذہب میں تسلی نہیں مل سکتی تو نیک نیتی کا ثبوت کیا ہوا۔ مثلاً عیسائی مذہب کا یہ حال ہے کہ وہ کُھلے کُھلے طور پر ایک انسان کو خدا بنا رہے ہیں اور انسان بھی وہ کہ جو تختہ مشق مصائب ہے اور آریہ سماج والے اپنے پرمیشر کے وجود پر کوئی دلیل نہیں لائے کیونکہ اُن کے نزدیک وہ خالق نہیں تا مخلوق پر نظر کر کے خالق کی شناخت ہو اور اُن کے مذہب کی رو سے خدا تعالیٰ معجزات نہیں دکھلاتا اور نہ وید کے زمانہ میں دکھلائے تا معجزوں کے ذریعہ سے پرمیشر کا ثبوت ملے اور اُن کے پاس اِس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ صفات جو پرمیشر کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں فی الحقیقت اُس میں موجود ہیں جیسے علم غیب اور سننا اور بولنا اور قدرت رکھنا اور دیالو ہونا۔ پس اُن کا پرمیشر صرف فرضی پرمیشر ہے۔ یہی عیسائیوں کا حال ہے۔ اُن کے خدا کے الہام پر بھی مہر لگ گئی ہے۔ پس ایسے پرمیشر یا خدا پر ایمان لانے سے تسلی کیونکر ہو اور جو شخص اپنے خدا پر کامل یقین نہیں رکھتا وہ کیونکر کامل طور پر خدا کی محبت کر سکے اور کیونکر شرک سے خالی ہو سکے خدا نے اپنے رسول نبی کریم کی اتمام حجت میں کسر نہیں رکھی وہ ایک آفتاب کی طرح آیا اور ہر ایک پہلو سے اپنی روشنی ظاہر کی۔ پس جو شخص اس آفتاب حقیقی سے مُنہ پھیرتا ہے اُس کی خیر نہیں ہم اُس کو نیک نیت نہیں کہہ سکتے۔ کیا جو شخص مجذوم ہے اور جذام نے اُس کے اعضاء کھا لئے ہیں وہ کہہ سکتا ہے کہ میں مجذوم نہیں یا مجھے علاج کی حاجت نہیں اور اگر کہے تو کیا ہم اس کو نیک نیت کہہ سکتے ہیں۔ ماسواء اس کے اگر فرض کے طور پر کوئی ایسا شخص دنیا میں ہو کہ وہ باوجود پوری نیک نیتی اور ایسی پوری پوری کوشش کے کہ جیسا کہ وہ دنیا کے حصول کے لئے کرتا ہے اسلام کی سچائی تک پہنچ نہیں سکا تو اس کا حساب خدا کے پاس ہے مگر ہم نے اپنی تمام عمر میں ایسا کوئی آدمی دیکھا نہیں۔ اس لئے ہم اس بات کو قطعاً محال جانتے ہیں کہ کوئی شخص عقل اور انصاف کی رو سے کسی دوسرے مذہب کو اسلام پر ترجیح دے سکے۔ نادان اور جاہل لوگ نفس امارہ کی تعلیم سے ایک بات سیکھ لیتے ہیں کہ صرف توحید کافی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ مگر یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اُسی سے پتہ لگتا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ اتمام حجت کو کون جانتا ہے اُس نے اپنے نبی کریم کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان نشانوں سے بھر دیا ہے اور اب اس زمانہ میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیج کر ہزار ہا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں تو پھر اتمام حجت میں کونسی کسر باقی ہے۔ جس شخص کو مخالفت کرنے کی عقل ہے وہ کیوں موافقت کی راہ کو سوچ نہیں سکتا اور جورات کو دیکھتا ہے کیوں اُس کو روز روشن میں نظر نہیں آتا۔ حالانکہ تکذیب کی راہوں کی نسبت تصدیق کی راہ بہت سہل ہے ہاں جو شخص مسلوب العقل کی طرح ہے اور انسانی قوتوں سے کم حصہ رکھتا ہے اس کا حساب خدا کے سپرد کرنا چاہیئے اس کے بارہ میں ہم کلام نہیں کر سکتے۔ وہ اُن انسانوں کی طرح ہے جو خورد سالی اور بچپن میں مرجاتے ہیں مگر ایک شریر مکذب یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں نیک نیتی سے تکذیب کرتا ہوں۔ دیکھنا چاہیئے کہ اس کے حواس اس لائق ہیں یا نہیں کہ مسئلہ توحید اور رسالت کو سمجھ سکے۔ اگر معلوم ہوتا ہے کہ سمجھ سکتا ہے مگر شرارت سے تکذیب کرتا ہے تو وہ کیونکر معذور رہ سکتا ہے۔ اگر کوئی آفتاب کی روشنی کو دیکھ کر یہ کہے کہ دن نہیں بلکہ رات ہے تو کیا ہم اُس کو معذور سمجھ سکتے ہیں۔ اِسی طرح جو لوگ دانستہ کج بحثی کرتے ہیں اور اسلام کے دلائل کو توڑ نہیں سکتے کیا ہم خیال کر سکتے ہیں کہ وہ معذور ہیں۔ اور اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے جو شخص زندہ اور مُردہ میں فرق کر سکتا ہے وہ کیوں اسلام کو ترک کرتا اور مُردہ مذہب کو قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی اسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ اس بارہ میں مَیں خود صاحب تجربہ ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟! کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ ہزار ہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔ میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اُس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ فلاں فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اپنی جہالت سے ایک دو پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں جیسا کہ شریر آدمی پہلے نبیوں کے وقت میں ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔ مگر وہ آفتاب پر تھوکنا چاہتے ہیں اور اپنے جھوٹ اور افترا سے اپنی بات کو رنگ دے کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اُن کو خدا تعالیٰ کی سنت کی خبر نہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ کی کتابوں کا علم نہیں یا کسی کو علم ہے اور محض شرارت سے ایسا کہتا ہے۔ اُن کے نزدیک تو گویا یونس نبی بھی جھوٹا تھا جس کی قطعی پیشگوئی جس کے ساتھ کوئی شرط نہ تھی پوری نہ ہوئی۔ مگر میری دو پیشگوئیاں جن کو وہ بار بار پیش کرتے ہیں یعنی آتھم اور احمد بیگ کے داماد کی نسبت وہ اپنے شرائط کے لحاظ سے پوری ہو گئی ہیں کیونکہ اُن کے ساتھ شرطیں تھیں۔ ان شرطوں کے لحاظ سے تاخیر ہوئی۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ضروری نہیں ہوتا کہ وہ پوری ہو جائیں۔ اس پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے اور میں اس بارہ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ اس کی تفصیل میں میری کتابیں بھری پڑی ہیں۔ آتھم تو بموجب پیشگوئی کے فوت ہو گیا اور احمد بیگ بھی بموجب پیشگوئی کے فوت ہو گیا۔ اب اُس کے داماد کی نسبت روتے ہیں اور وعید کی پیشگوئیوں کی نسبت جو سنت اللہ ہے اُس کو بھول جاتے ہیں۔ اگر شرم اور حیا اور انصاف ہے تو دو فردیں بنا کر ایک فرد میں وہ پیشگوئیاں لکھیں جو اُن کی دانست میں پوری نہیں ہوئیں اور دوسری فرد میں وہ پیشگوئیاں ہم تحریر کریں گے جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ تب ان کو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دریا کے مقابل پر جو نہایت مصفّا ہے ایک قطرہ پیش کرتے ہیں جو اُن کے نزدیک مصفّا نہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 180 تا 182)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میری خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے افراد مسلسل کوشش کریں کہ
اپنے اندر پاک تبدیلی لائیں اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تا کہ دنیا میں مسلمانوں کیلئے بہترین نمونہ ثابت ہوسکیں

اپنے اعمال میں بہتری لائیں تا کہ وہ اعلیٰ معیار حاصل کئے جاسکیں جن کی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیروکاروں سے توقع کی ہے

تبلیغ کرنا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے اور اپنا نیک نمونہ قائم کرنا تبلیغی کوششوں میں کامیابی کیلئے ضروری ہے

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور دیگر مواقع پر خطابات باقاعدگی سے سنا کریں
اس طرح آپ کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ مضبوطی سے چمٹے رہنے کی توفیق ملے گی

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع پہلا جلسہ سالانہ صاموآ منعقدہ 26و27/مارچ 2016

جماعت احمدیہ صاموآ کو مورخہ 26و27مارچ 2016 کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے توفیق ملی۔ صاموآ جنوبی بحرالکاہل کے پولینیشین ریجن میں واقع ایک چھوٹے سے ملک کا نام ہے جو جزائر فجی کے شمال مشرق میں نیوزی لینڈ سے تقریباً ساڑھے تین گھنٹہ کی فلائٹ کی مسافت پر واقع ہے۔ جلسہ کے لئے نیشنل یونیورسٹی آف صاموآ (NUS) میں ایک بڑا ہال کرایہ پر لیا گیا جہاں جلسہ کے تمام انتظامات کئے گئے۔ جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24مارچ 2016ء کو انگریزی میں اپنا خصوصی پیغام ارسال فرمایا جس کا اردو مفہوم اخبار الفضل کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

پیارے افراد احمدیہ مسلم جماعت صاموآ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 26 اور 27 مارچ 2016ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو کامیاب کرے اور تمام شاملین کو توفیق عطا کرے کہ نیک لوگوں کے اس جلسہ سے روحانی فیض اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب نے بیعت کی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے۔ آپ سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو بنیادی اغراض کے لئے یہ جماعت قائم کی تھی۔ پہلی غرض یہ تھی کہ مومنین کی ایسی جماعت ہو جو اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرے اور وہ اس کی عبادت کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنالیں۔ دوسرے یہ کہ یہ جماعت انسانیت کی خدمت کرے گی اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلائے گی۔ قرآن کریم میں کہا گیا ہے کہ زندگی کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے۔ قرآن کریم نے بہترین عبادت کو صلاۃ ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ کو پوری کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی پنج وقتہ نمازیں وقت پر اور باجماعت ادا کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ’’مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔ اور ایسے کاربند بنو کہ سارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں‘‘۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 170، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

حقوق العباد سے متعلقہ ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد ایسے ’’قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے...... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 197 تا 198)

میری خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے افراد مسلسل کوشش کریں کہ اپنے اندر پاک تبدیلی لائیں اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تا کہ دنیا میں مسلمانوں کیلئے بہترین نمونہ ثابت ہوسکیں۔ جیسا کہ میں نے مسلسل اپنی تقریروں میں آپ کو یاددہانی کروائی ہے، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی اور بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ یہ بہت ضروری امر ہے کہ اپنے روزمرہ کے معمولات میں اپنے جائزے لیتے رہیں اور اس کوشش میں لگے رہیں کہ اپنے اعمال میں بہتری لائیں تا کہ وہ اعلیٰ معیار حاصل کئے جاسکیں جن کی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیروکاروں سے توقع کی ہے۔

اگر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تو ایک بہت خوبصورت ماحول پیدا ہو جائے گا جس سے دیگر لوگ بھی متاثر ہوں گے اور اس طرح احمدیت کے حسن کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اعلیٰ نمونہ وقتی دکھاوا نہیں ہونا چاہئے کہ صرف جلسہ کے ایام میں رہے بلکہ مزید نیکی اور تقویٰ کی طرف مسلسل سفر ہونا چاہئے۔

تبلیغ کرنا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے اور اپنا نیک نمونہ قائم کرنا تبلیغی کوششوں میں کامیابی کیلئے ضروری ہے۔ اگر آپ کے اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں اور آپ کا ہر ایک قول و فعل قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہو، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالیں تو یہ احمدیت کے پیغام کو صاموآ بلکہ پوری دنیا میں پھیلانے اور لوگوں کو آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا بہترین ذریعہ ہوگا۔

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور دیگر مواقع پر خطابات باقاعدگی سے سنا کریں۔ اس طرح آپ کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ مضبوطی سے چمٹے رہنے کی توفیق ملے گی۔ آپ سب کو اپنے بچوں کو بھی نظام خلافت کی برکات کے بارہ میں بتانا چاہئے اور انہیں تلقین کرنی چاہئے کہ وہ رابطہ میں رہا کریں اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے ساتھ وابستہ رہیں۔ آج تجدید اسلام کا کام صرف خلافت کے ساتھ منسلک رہنے سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ کوشش کریں کہ اس نظام کی حفاظت کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت کے بابرکت سایہ اور رہنمائی کے تحت رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب کرے اور سب کو توفیق دے کہ تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 12، 19/اگست 2016)

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے
جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو، اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے

یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے

ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے، اس کو توڑ نہ سکے

جماعت احمدیہ کینیڈا اس سال اپنے ملک میں قیام کے پچاس سال منا رہی ہے، ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہوگی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے، جو توقعات آپ علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے

آپ علیہ السلام ہم سے بیعت لینے کے بعد ہمارا ایک معیار دیکھنا چاہتے ہیں جلسوں کا مقصد بھی یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے، پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے

خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا کام جاری وساری ہے جلسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اپنے اندر پاکیزہ روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 اکتوبر 2016ء بمطابق 07 اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر Mississauga

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا کی جماعتیں اپنے اپنے ملک کا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر اس کا اجراء فرمایا تھا۔

(ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 611)

اور فرمایا کہ سال میں تین دن قادیان میں جمع ہوں۔ اس لئے جمع نہ ہوں کہ ہم نے کوئی میلہ کرنا ہے، کوئی لہو و لعب کرنی ہے، کھیل کود کرنا ہے، دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔ نہیں، بلکہ اس لئے جمع ہوں کہ دینی علم میں اضافہ ہو اور معلومات وسیع ہوں۔ اس لئے جمع ہوں کہ معرفت ترقی پذیر ہو۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352-351)

معرفت کیا ہے؟ کسی چیز کا علم ہونا، اس کی گہرائی کو جاننا یہ معرفت ہے۔ آپ کس معرفت میں ترقی کروانا چاہتے تھے؟ آپ چاہتے تھے کہ صرف سطحی طور پر ہی اس بات کا اظہار نہ ہو کہ ہم مسلمان ہیں یا ہم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنے والے ہیں بلکہ اسلام لانے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنی ہے۔ آپ نے یہ فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھتے ہو تو اس بات کی تلاش کرو کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے اور ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیا ہیں اور ہم نے کس طرح ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کس طرح سمجھنا ہے اور ان پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانا ہے، خاتم الانبیاء مانا ہے تو پھر آپ کے احکامات اور آپ کی سنت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کے راستے تلاش کرنے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 83۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور آپؐ کی زندگی کیا تھی؟ اس کی معرفت کس طرح حاصل ہو؟ اس کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب ہر تفصیل پر حاوی ہے جو آپ نے ایک سوال کرنے والے کو دیا تھا۔ جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ پس جو قرآن کہتا ہے وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی اور ہر عمل کی تفصیل ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 145-144 مسند حضرت عائشہؓ حدیث 25108 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ وہ معرفت ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ جب معرفت حاصل ہو جائے تو صرف علمی حظّ تک ہی یہ معرفت نہ رہے بلکہ اس کو روحانیت میں اور عمل میں ترقی کا ذریعہ بننا چاہئے۔ اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک فائدہ یہ ہے اور اس کے لئے ہر آنے والے کو کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کا تعارف بڑھے اور صرف تعارف حاصل کر کے دنیا داروں کی طرح وقتی تعلق نہ ہو بلکہ ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے، اس کو توڑ نہ سکے۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

پھر آپ نے فرمایا کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

یہ جلسہ کے مقاصد میں سے بہت اہم ہے۔ اس کے بغیر ایک مومن حقیقی مومن نہیں بن سکتا اور تقویٰ یہی ہے کہ جو علم حاصل کیا، جو روحانیت کا معیار حاصل کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جو محبت کا تعلق قائم کیا ہے، آپس کے تعلقات میں جو خوبصورتی پیدا کی ہے اس میں اب دوام پیدا کرو۔ اسے باقاعدہ رکھو۔ اسے باقاعدہ اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

پس یہ وہ باتیں تھیں جس کے لئے آپ علیہ السلام نے جلسہ کا انعقاد فرمایا اور فرمایا کہ ہر سال لوگ اس مقصد کے لئے قادیان آیا کریں۔ کتنے بابرکت جلسے ہوتے تھے وہ جن میں خود حضرت مسیح پاک علیہ السلام شامل ہو کر

براہ راست جماعت کو نصائح فرمایا کرتے تھے۔ افراد جماعت کی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ ان کی روحانی پیاس بجھایا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام کے بعد وہ باتیں تو نہیں ہو سکتیں۔ نبی کا مقام تو اسی کے لئے خاص ہوتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا، جو خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آیا، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں احیائے دین کے لئے بھیجا یقیناً وہ اپنا ایک مقام رکھتا تھا۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس سے خبر پا کر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ کا نظام جاری ہوا جو خلافت کا نظام ہے۔ پس وہ جاری ہوا اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا کام جاری و ساری ہے۔ جلسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا نظام جب جاری ہوا تو خلافت کی موجودگی میں تقریباً چالیس سال تک جلسے منعقد ہوتے رہے۔ پھر خلافت کے پاکستان ہجرت کر جانے کے بعد ربوہ میں جلسے منعقد ہوتے رہے اور ساتھ ہی جماعت کی وسعت ملکوں ملکوں میں ہونے لگی۔ گوکہ بیرونی مشن قادیان سے ہجرت سے پہلے بھی قائم ہونے شروع ہو گئے تھے۔ خاص طور پر افریقہ میں بڑی مضبوط جماعتیں قائم ہونے لگ گئی تھیں لیکن مزید مضبوطی اور وسعت ہر آنے والے دن اور مہینے اور سال میں بیرون پاکستان جماعتوں میں ہوتی رہی یہاں تک کہ دشمن نے اس ترقی کو دیکھ کر احمدیوں کے خلاف نہایت ظالمانہ قانون حکومت کے ذریعہ سے جاری کروایا جس کی وجہ سے خلیفہ وقت کو وہاں سے ہجرت کرنی پڑی اور ساتھ ہی وہاں سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد نے بھی ہجرت کی۔ خلیفۃ المسیح الرابع کے لندن ہجرت کر جانے کے بعد جہاں لندن کے جلسوں نے ایک نیا موڑ لیا اور وسعت اختیار کی وہاں دوسرے ممالک میں بھی جلسوں میں ایک نیا رنگ پیدا ہوا اور پھر جس میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی اور آج ہر جگہ جلسوں کے ایک نئے رنگ ہیں۔ یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔ سال میں کم از کم ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے ہمیں اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے تربیتی مقصد کے لئے جمع ہونے کا فرمایا تھا۔

پس آپ بھی آج یہاں اس لئے جمع ہیں کہ اس مقصد کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا۔ ہر سال آپ اس مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اس سال خاص طور پر آپ اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ جماعت کے قیام کے پچاس سال پورے ہو گئے ہیں۔ بعضوں کو شاید اس سے اختلاف بھی ہوگا لیکن کوئی نہ کوئی معیار مقرر کرنا پڑتا ہے۔ تو جب سے جماعت کی رجسٹریشن ہوئی ہے اس کو معیار مقرر کر کے پچاس سال گنے جاتے ہیں ورنہ کہا جاتا ہے کہ پہلے احمدی تو شاید یہاں 1919ء میں ہی آ گئے تھے۔ تو بہرحال جماعت اس سال اس ملک میں اپنے قیام کے پچاس سال منا رہی ہے اور اسی وجہ سے امیر صاحب نے خاص طور پر زور دے کر مجھے بھی بلایا کہ جماعت کینیڈا اس سال پچاس سال کے حوالے سے مختلف فنکشنز بھی کر رہی ہے اور اس لحاظ سے امید ہے کہ یہ جلسہ بھی بڑا ہوگا اس لئے آئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جب خلیفہ وقت کی موجودگی ہو تو لوگ بھی زیادہ آتے ہیں۔ اس سال اس وجہ سے، میرے آنے کی وجہ سے بیرونی ممالک سے بھی کافی لوگ آئے ہوں گے اور آ رہے ہوں گے۔

بہرحال اس سال کو آپ لوگ یہاں کے رہنے والے احمدی خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہوگی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات آپ علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پاکستان کے حالات کی وجہ سے بہت سے احمدی بھی پاکستان سے ہجرت کر کے دوسرے ممالک میں گئے اور آپ میں سے اکثریت اس ہجرت کے نتیجہ میں یہاں آئی ہے۔ آپ نے دینی آزادی کے حصول کے لئے ہجرت کی ہے اور یہاں کی حکومت نے آپ کو اس لئے یہاں کی شہریت دی تا کہ آپ آزادی سے اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ پس یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کی علاوہ اس عہد کے جو وہ کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جس مقصد کے لئے ہجرت کی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ ہم پاکستان میں ایسے حالات سے آئے اور یہاں جو حالات بہتر ہوئے ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گزار بندہ بنتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کے وقت بھی ہم نے جو عہد کیا ہے اسے پورا کریں جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں قرآن کریم کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر لاگو کروں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس زمانہ میں جس جامع رنگ میں یہ تمام باتیں اور جو احکامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے رکھے ہیں اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ آپ علیہ السلام سے بہتر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اور باتوں کو اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ آپ علیہ السلام نے جس نہج پر رہنمائی فرمائی ہے اسی کو اختیار کر کے ہم دینی احکامات اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر مزید غور کر کے اپنے ذہنوں کو روشن اور اپنے ایمانوں کو پختہ کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بے شمار نصائح فرمائیں جو علم و عمل میں پختہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ آپ علیہ السلام ہم سے بیعت لینے کے بعد ہمارا ایک معیار دیکھنا چاہتے ہیں۔ جلسوں کا مقصد بھی یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اس وقت شاید بعض لوگ صرف جلسہ پر تو آ گئے لیکن پوری توجہ سے نہ سن رہے ہوں۔ بعض سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے ہوں گے شاید اونگھ بھی رہے ہوں ان سب کو میں کہتا ہوں کہ یہ باتیں میں جو بیان کرنے لگا ہوں ان کو غور سے سنیں اور اس وقت توجہ سے اپنے ہوش و حواس کو قائم رکھتے ہوئے بیٹھنے کی کوشش کریں۔ آدھا گھنٹہ یا چالیس منٹ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آدمی برداشت نہ کر سکے۔ اور جلسہ پر آنے کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب آپ یہ باتیں بھی سنیں جو میں کہہ رہا ہوں اور وہ تمام باتیں بھی غور سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو باقی مقررین اپنی تقریروں میں بیان کریں گے۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو ایمان کو بڑھانے والی بھی ہیں، روحانیت میں ترقی دینے والی بھی ہیں۔ اور وقتی طور پر صرف نعرے لگا کر ان سے حظّ نہ اٹھائیں بلکہ پھر انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں۔

جیسا کہ میں نے کہا میں چند باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بیان کروں گا تا کہ آپ علیہ السلام کا کلام براہ راست کانوں میں پڑے اور دل و دماغ میں اترے اور وہ روحانی تبدیلی پیدا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں''۔ فرمایا ''قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے''۔ یعنی اگر تم صرف اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ مجھے پھل کا چھلکا یا خول مل گیا ہے تو یہ چیز بے فائدہ چیز ہے۔ اصل پھل سے تو تم محروم رہ جاؤ گے۔ عقلمند وہی ہے جو پھل حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے نہ کہ صرف چھلکا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ''اگر مُرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی''۔ یعنی اگر بیعت میں آئے ہو اور اپنی عملی حالت درست نہیں کرتے۔ صرف اس بات پر خوش ہو کہ میں نے جس کو مانا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی بزرگی اپنی جگہ بیشک حق ہے، ٹھیک ہے لیکن ماننے والے کو فائدہ اس بزرگی سے تبھی ہوگا جب اس کا عمل بھی اس بزرگی سے مطابقت رکھتا ہوگا، اس کے کہنے کے مطابق ہوگا۔ آپ نے فرمایا ''جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا''۔ جو نسخہ دیا گیا ہے اس کے مطابق دوائی بناؤ یا وہ دوائی خرید و پھر استعمال کرو تبھی تو فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ ''جس سے وہ خود محروم ہے۔'' یعنی خود ہی نسخہ تو لے لیا لیکن عمل نہ کر کے، اس کا استعمال نہ کر کے اپنے آپ کو محروم کر دیا۔ فرمایا ''کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ''۔ اور پھر آپ فرماتے ہیں ''قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا'' (الشّمس:10)۔ یعنی یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے تقویٰ کو پروان چڑھایا۔ فرمایا ''یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 233-232۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر بیعت کے معیار کے بارے میں مزید کھول کر فرمایا کہ:

''اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدّعی سچا مدّعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 167۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ موتیں کیا ہیں؟ یہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ دنیا کی چکا چوند سامنے ہے۔ قدم قدم پر یہاں ان ملکوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹانے کی کوشش میں دنیاوی سامان کئے گئے ہیں ان سے بچنا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یا اب دنیا میں مسلمان موجود ہیں۔ کسی سے کہا جاوے کہ کیا تُو مسلمان ہے؟ تو کہتا ہے الحمد للہ۔ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی زندگی کا اصول تو خدا کے لئے تھا مگر یہ دنیا کے لئے جیتا اور دنیا ہی کے لئے مرتا ہے اس وقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے۔'' (آخری وقت پہنچ جاوے، سانس نکلنے لگے)۔ فرمایا کہ ''نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا۔ اس نے کہا تُو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا'' (کہ تو مسلمان ہے۔ یہودی نے اسے کہا کہ) ''مَیں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اُسے دفن کر آیا۔'' خالد نام رکھنے سے ہمیشگی تو نہیں مل گئی۔ اس کی عمر لمبی تو نہیں ہو گئی۔ کہتا ہے شام کو بیچارہ بچہ فوت ہو گیا اور میں دفن کر آیا۔

فرماتے ہیں کہ ''پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 187۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک دفعہ چند اشخاص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں کچھ نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ: ''آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے''۔ فرمایا کہ ''نیک بنو۔ متقی بنو۔...... یہ وقت دعاؤں سے گزارو''۔ پھر مزید نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ''قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریا کاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے)'' کہ میں نے بڑا نیکی کا کام کر دیا'' اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو''۔ فرمایا کہ ''جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو، صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا''۔ فرماتے ہیں کہ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے''۔ جو کچھ انسان اگر بعض نقصانات اٹھاتا ہے تو اپنے نفس کی وجہ سے اٹھاتا ہے۔ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ تو بڑا رحیم اور کریم ہے۔ فرمایا کہ ''بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی''۔ وہ اتنے عادی ہو جاتے ہیں۔ ''اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے''۔ پس استغفار بہت زیادہ کرنی چاہئے اور خاص طور پر ان دنوں میں جب آپ دعائیں کر رہے ہوں۔ جلسہ کا ماحول ہی دعاؤں کا ہے تو جہاں درود پڑھ رہے ہیں وہاں استغفار بھی بہت زیادہ کریں۔ فرمایا ''کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۔ (الاعراف:24)'' کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ فرماتے ہیں ''یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے''۔ جب سے یہ دعا اللہ تعالیٰ نے سکھائی اس وقت سے یہ قبول ہو گئی۔ ''غفلت سے زندگی بسر مت کرو''۔ یہ دعا سکھائی ہی اس لئے ہے کہ قبول کی جائے۔ پس سنجیدگی سے یہ دعا کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ''غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بَلا میں مبتلا ہو''۔ اگر غفلت سے زندگی نہیں گزر رہی تو کسی بلا میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ ''کوئی بَلا بغیر اذن کے نہیں آتی''۔ فرمایا کہ ''جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی کہ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ۔'' یہ بھی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274 تا 276۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک موقع پر ایک مجلس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور باہمی اتفاق اور اتحاد پر بھی کچھ فرمائیں۔ اس پر آپ نے کچھ نصائح فرمائیں جن کا کچھ حصہ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ''مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ (آل عمران:104)۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔ فرمایا کہ ''یاد رکھو بُغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟'' یعنی مہدی کے آنے پر آپس میں کینے اور بغض دور ہوں گے تو فرمایا کہ کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ ''وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے''۔ یہ صالح جماعت تو انشاء اللہ بنے گی اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے مخلصین پیدا ہو رہے ہیں۔ فرمایا کہ ''جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 49-48۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس وہ لوگ جو آپس میں رنجشوں کو بڑھاتے ہیں ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ جب ہم نے اس زمانے میں اس شخص کو مانا ہے جو ہماری اصلاح کے لئے آیا ہے تو پھر ہمیں اس کے لئے کوشش بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی باتوں کو بھی ماننے کی ضرورت ہے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

انسانیت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہ انسانیت کیا ہے اور انسانیت کے معیار کیا ہیں اور ایک مومن کو کیسا ہونا چاہئے۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ''انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں'' (تعلق ہوں)۔ ''ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اُس وقت اِنسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے۔'' یہی چیز ہے جو نچوڑ ہے انسانیت کا کہ دو تعلق پیدا کرو۔ ایک خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ ایک آپس کے حقوق ادا کرو۔ فرمایا ''اور اسی مقام پر انسان اولوا الالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں، کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے نبی اور فرشتوں کے نزدیک (یہ سب) ہیچ ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 168۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے کام کاج اور کاروباروں سے منع تو نہیں کرتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ سست نہ بیٹھو اور کام کرو لیکن مقصد دنیا نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ یہ ہمیشہ سامنے رہنا چاہئے۔ جہاں دنیا کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش ہو وہاں آخرت کی حسنات کے حاصل کرنے کے لئے بھی پوری کوشش کی ضرورت ہے۔

اس مضمون کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11/مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (البقرۃ:202)۔اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْاٰخِرَة کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔‘‘پس دنیا کو حاصل کرنا منع نہیں لیکن اس لئے حاصل کرو اور اس طریق سے حاصل کرو کہ اس میں بھلائی ہو خوبی ہو، نہ کہ دوسروں کو نقصان پہنچا کر، دوسروں کے حقوق غصب کر کے، دوسروں کے مالوں پر قبضہ کر کے۔فرمایا ’’نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ایسی دنیا بیشک حَسَنَةُ الْاٰخِرَة کا موجب ہوگی۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 92-91۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایسی دنیا جو تم کماؤ گے تو یہ دنیا آخرت کے لئے بھی حسنات کا باعث بنے گی کیونکہ ایسی دنیا کمانے والے پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی مخلوق کی خاطر، اس کے دین کی خاطر خرچ کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا‘‘۔مطلب یہ ہے کہ حقیقت میں اگر جماعت کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہا اور ان سب باتوں پر عمل نہیں کرتا تو فرمایا کہ ’’محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آ جائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔اعمال پَروں کی طرح ہیں۔بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا۔‘‘ جس طرح پرندے پروں سے اڑتے ہیں، انسان کے اپنے اعمال جو ہیں وہ اس کو روحانی طور پر اڑاتے ہیں۔’’اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام اُن سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں‘‘۔کبوتروں کی تربیت کرتے ہیں جو خط ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کے جاتے ہیں ’’ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔کس قدر دُور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں‘‘۔ پرانے زمانے میں اسی کو استعمال کیا جاتا تھا۔’’اور خطوط کو پہنچاتے ہیں۔اسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچ کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں‘‘۔پس ہر کام سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں اس کام کرنے کی مجھے دین اجازت دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے؟ جائز ہے کہ نہیں ہے؟ یہ نہیں کہ دنیا کمانے کے لئے انسان ہر ناجائز طریقے کو اختیار کرنا شروع کر دے۔فرمایا کہ ’’جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔سستی اور غفلت نہ کرے۔ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے۔اسی لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق کرنی چاہئے۔
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 440-439۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔تقویٰ ہونا چاہئے، نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔یہ حرام ہے۔اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔پس تقویٰ پیدا کرو۔جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔اس وقت کُل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے۔مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 358-357۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا کہ ’’شدید عذاب آنے والا ہے‘‘۔بڑا انذار فرمایا آپ نے۔’’اور وہ خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے۔وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا جب دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں رہا۔اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفاءِ عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔اگر اس طرح پر ایک نہیں سَو بھی مر جائیں تو ہم یہی کہیں گے کہ اس نے اپنے اندر تبدیلی نہیں کی اور وہ سچائی اور معرفت کے نور سے جو تاریکی کو دور کرتا اور دل میں یقین اور لذت بخشتا ہے دُور رہا اور اس لئے ہلاک ہوا‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 71 حاشیہ۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس دنیا کی آج بھی جو حالت ہے وہ اس فکر میں ڈالنے والی ہے کہ دنیا کا انجام کیا ہونے والا ہے۔گزشتہ دنوں ایک صاحب کہنے لگے کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے تو ہمارا کیا ہوگا۔تو اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں بھی دے دیا ہے۔یہاں بھی تفصیل بیان کی کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے　　جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
(درثمین اردو صفحہ 154)

پس یہ اصل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں اور جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کریں، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے تحت حسنات ہیں اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برائیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد اعتقادی اور عملی لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔یہی چیزیں ہیں جو ہماری نجات کا باعث ہیں اور یہی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہیں۔ورنہ یہ پچاس سال یا پچہتّر سال یا سو سال جو بھی جماعتوں پر آتے ہیں اس انقلاب کے بغیر کوئی چیز نہیں ہیں۔دنیا والے تو بیشک ان باتوں پر خوش ہوتے ہیں لیکن دینی جماعتیں نہیں۔اگر خوشی کے اظہار اس لئے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر چلنے میں ترقی کی ہے اور آئندہ مزید کوشش کریں گے تو یہ اظہار بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور جائز ہے لیکن اگر ہمارے قدم ہر قسم کی نیکیوں میں بڑھنے کے بجائے رک گئے ہیں یا پیچھے جانے شروع ہو گئے ہیں تو یہ قابل فکر بات ہے۔پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور یہ ہمیشہ جائزے لیتے رہنا چاہئے۔جب یہاں جماعت کے پچہتّر سال پورے ہوں انشاء اللہ، تو ہم کہہ سکیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا تھا اس پر نہ صرف ہم قائم ہیں بلکہ اس میں ترقی کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں یہ تین دن خاص طور پر دعاؤں میں گزاریں اور جلسہ کا جو مقصد ہے، یہاں کے پروگراموں کو سننے کا اس میں بھر پور حاضر ہو کر اس کو سنیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔(سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

[redacted]

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کاایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ احلام الصدر صاحبہ (1)

میرا تعلق فلسطین سے ہے جہاں کے ایک مسلم سنّی گھرانے میں 1973ء میں میری پیدائش ہوئی۔ بچپن سے ہی دینی ماحول اور معاشرے کی طرف سے ہمارے کان میں یہ بات ڈالی گئی کہ صرف سنّی مسلم ہی جنت میں جائیں گے کیونکہ ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہوئی ہے جبکہ باقی تمام دنیا کو عذاب وعقاب سے گزرنا پڑے گا۔ کچھ بڑی ہوئی تو مَیں اکثر سوچتی تھی کہ میرے اردگرد رہنے والے سنّیوں کی اکثریت تو خدا سے بھی دور ہے اور میرے علم کے مطابق ان میں سے اگر کوئی نمازی اور عبادت گزار بھی ہے تو اپنی عبادت کو ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر ادا کرتا ہے اس میں خدا کی محبت اور اس کے تقرّب کی خواہش کا عنصر اکثر مفقود ہوتا ہے۔

قصص قرآن، دجال اور یاجوج ماجوج

پھر بچپن سے ہی مجھے قصص قرآن سے غیر معمولی لگاؤ تھا۔ میں کبھی اس ہُدہُد کا تصور کرتی جو انسانوں کی طرح بولتا تھا اور کبھی اس چیونٹی کا خیال دل میں لاتی جو اپنی ساتھیوں کو سلیمانؑ اور اس کے لشکر سے ڈراتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کا لشکر تمہیں تہس نہس کر دیں۔ قرآنی قصص کے جملہ واقعات مجھے بہت اچھے لگتے تھے لیکن حدیثوں میں مذکور مسیح دجّال سے مجھے بہت خوف آتا تھا میرا دل چاہتا تھا کہ میں اپنی زندگی میں اسے نہ دیکھوں لیکن پھر یہ سوچتی تھی کہ اگر اسے قریب سے نہ دیکھا تو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس کے ماتھے پر ’’ک ف ر‘‘ لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ اس معاملہ میں مَیں کسی کے دیکھنے پر تو یقین نہیں کرسکوں گی کیونکہ وہ دجّال کا زمانہ ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ دجّال کے بارہ میں خبریں دینے والا خود دجّال کا ہی ساتھی ہو۔ اس لئے خود دیکھنا ضروری ہے۔ پھر اگر مَیں اسے لوگوں کو زندہ کرتا اور مارتا دیکھوں گی تو نہ جانے کس طرح اس کا انکار کرسکوں گی۔

علاوہ ازیں یہ سوچتی تھی کہ یاجوج وماجوج اگر بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیں گے اور ہر رطب ویابس کو کھا جائیں گے تو نہ جانے کیا ہوگا خصوصاً اس لئے بھی کہ اس وقت لوگ بھوک پیاس سے مر رہے ہوں گے۔ ان سب باتوں کے تصور سے بھی میری جان جاتی تھی۔

مہدی ومسیح کے بارہ میں سوالات

نوجوانی کی عمر کو پہنچ کر میں نے مہدیٔ منتظر کے بارہ میں کئی کتابیں خریدیں اور ان کے مطالعہ کے بعد میرے ذہن میں ’’کس طرح‘‘ اور ’’کیسے‘‘ سے شروع ہونے والے کئی سوال پیدا ہونے لگ گئے، لیکن سب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے میں نے کہا کہ شاید یہ امور اسی طرح ہی واقع ہوں گے اور جب ایسا ہوگا تو دیکھ لیں گے۔

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا واقعہ بھی عجیب تھا۔ میں سوچتی تھی کہ وہ کیسے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی فضاؤں میں اڑتے ہوئے آئیں گے۔ لیکن اگر وہ ایسے نازل ہو بھی گئے تو سوائے اس کے کہ جس نے انہیں اپنی آنکھوں سے نازل ہوتے دیکھا ہوگا اَور کوئی ان کی تصدیق نہیں کرسکے گا۔ اور جو انہیں اپنی آنکھوں سے بھی نازل ہوتا دیکھے گا کیا وہ یہ گمان نہیں کرسکتا کہ یہ سب کچھ جدید وسائل اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ محض دھوکہ ہے۔

ان تمام باتوں کے بارہ میں سوچ کر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھی کہ اس نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا کیا ورنہ اگر خود تحقیق کر کے اسلام قبول کرنے کا سوال ہوتا تو نہ جانے میں اس ابتلا میں کامیاب بھی ہو پاتی یا نہیں۔

عائلی زندگی کی مشکلات اور دعا

میری شادی میری طبیعت کے برعکس ایک ایسے شخص سے ہوئی جس کی زندگی ایک ہی ڈگر پر چلتی تھی اور وہ اس میں کوئی تبدیلی کرنے کا خواہشمند بھی نہ تھا۔ وہ مجھے ہر اچھے کام سے حتّٰی کہ مطالعہ کرنے سے بھی روکتا تھا۔ وہ دین سے بہت دور اور غیر معتدل شخصیت کا مالک تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شادی کے بعد تین سالوں میں مجھے تین بیٹیوں سے نوازا جن کے ساتھ مصروفیت کی وجہ سے زندگی اختلافات سے دُور اپنی ڈگر پر چلتی رہی تا آنکہ میرے خاوند کو کام پر کچھ پرابلم پیش آئی تو وہ نفسیاتی مریض بن گیا۔ بعض اوقات ایک ماہ تک شدید حد تک کم خوابی کا شکار رہتا جس کا اثر سارے گھر پر پڑتا۔ نیز اس کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہوتا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ ٹھیک ہوگیا لیکن اگلے سال پھر یہی قصہ دہرایا جانے لگا اور اس کے بعد ہر سال یہی معمول ہوگیا۔ چوتھے سال جب یہ حالت پیدا ہوئی تو ایک ماہ کی بجائے کئی ماہ تک جاری رہی۔ جس میں نوبت مارکٹائی تک جاپہنچی جس کے بعد میں اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ لیکن بعد میں صلح ہوگئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور بیٹی سے نوازا۔ میں نے اس کی پیدائش سے پہلے دعا کی تھی کہ خدایا اسے میرے لئے مریم کی طرح بنا کر میرے لئے اپنے تقرّب کا سبب بنادے۔

استجابت دعا

یہ دعا یوں قبول ہوئی کہ اس بیٹی کی ولادت کے بعد ہم نے گھر میں انٹرنیٹ لگوایا اور میں نے فیس بک پر اپنا اکاؤنٹ بنا کر اپنے پرانے دوستوں کو تلاش کیا۔ ان میں رفیق نامی میرا یونیورسٹی کے زمانے کا ایک کلاس فیلو بھی تھا۔ ایک روز میں فیس بک پر رفیق کا صفحہ دیکھ رہی تھی کہ اس نے وہاں یہ الفاظ پوسٹ کئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے۔ مَیں یہ خبر پڑھتے ہی سکتے میں آگئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ مذاق نہیں تھا کیونکہ مَیں رفیق کو جانتی تھی وہ یونیورسٹی کے زمانے میں بھی اعلیٰ اخلاق اور سنجیدہ شخصیت کا مالک تھا اس لئے اس بات میں جھوٹ یا مذاق کی ملاوٹ نہیں ہوسکتی تھی۔ چنانچہ حقیقت جاننے کے لئے میں نے فوراً رفیق سے رابطہ کیا تو اس نے جواب میں مجھے جماعت کی عربی ویب سائٹ کے ایک صفحہ کی تصویر بھیج دی۔ میں اسے پڑھ کر حیران ہی رہ گئی کیونکہ اس صفحہ میں قرآن وحدیث سے دلائل پر مبنی بہت ہی مضبوط مؤقف بیان ہوا تھا۔ پھر یوں ہوا کہ میں تو تنقید کی نظر سے پڑھتی رہی تا رفیق کے مؤقف کو غلط ثابت کروں اور اس کے لئے میں نے جماعت کے مخالفین کی ویب سائٹس سے الزامات اور اتہامات اور اعتراضات کاپی کر کے رفیق کو بھجوائے لیکن وہ میرے ہر استفسار پر مختصر جواب دیتا اور مزید وضاحت کے لئے مجھے جماعت کی عربی ویب سائٹ کے کسی نہ کسی صفحہ کا لنک بھیج کر اسے پڑھنے کا کہہ دیتا۔ میں اس کے بھیجے ہوئے لنک کو پڑھتی تو مجھے باقی ویب سائٹ کو بھی دیکھنے کا موقع مل جاتا اور میرا دل چاہتا کہ مَیں اور بھی پڑھوں اور باقی مواد کا بھی مطالعہ کروں لیکن اس وقت میرا سارا زور اس بات پر تھا کہ مَیں احمدیت کو غلط ثابت کر کے نہ صرف اپنے اطمینان قلب کا سامان کروں بلکہ رفیق کو بھی اس راستے سے بچاؤں۔ اس لئے میں اس کے بھیجے ہوئے صفحات میں سے بھی اعتراضات ڈھونڈ کر نکالتی اور رفیق کو بھجوادیتی لیکن ان کے جواب میں رفیق دوبارہ مجھے کسی اور صفحہ کا لنک بھیج دیتا۔ یوں کچھ عرصہ کے لئے یہ سلسلہ اسی ڈگر پر چلتا رہا۔

یہ شخص سچا ہے!

ایک روز رفیق نے مجھے کہا کہ جماعت کی ویب سائٹ پر موجود کتاب سَفِيْنَةُ نُوْح (کشتی نوح کا عربی ترجمہ) پڑھو۔ میں نے اسے پڑھنا شروع کیا اور کئی روز کے بعد جب اس کا مطالعہ ختم کر لیا تو انہوں نے مجھے فلسفة تعاليم الاسلام (اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ) پڑھنے کا مشورہ دیا۔ میں یہ کتاب پڑھتی رہی اور پڑھتی رہی اور مجھے یہ تو یاد نہیں کہ میں کتنے ماہ تک صرف اسی کتاب کا مطالعہ کرتی رہی لیکن یہ ضرور یاد ہے اور ہمیشہ یاد رہے گا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں، انوار اور برکات کے دروازے کھلنے لگے۔ میں سوچنے لگی کہ کیا اس پائے کی روحانی باتیں لکھنے والا اور ایسے عمیق عارفانہ نکات کو اتنی آسانی سے بیان کرنے والا شخص جھوٹا ہوسکتا ہے؟ ایسے معارف کا منبع صرف خدا کی ذات ہے اور کسی کی اپنی کوشش کا ثمر ایسا شیریں اور مؤثر نہیں ہوسکتا۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہو اور اس نے دنیا کو گمراہ کرنے کی مہم شروع کی ہوئی ہو اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اسے ایسے اعلیٰ معارف سے فیضیاب کرتا چلا جائے جس کا عشر عشیر بھی اس زمانے کے علماء کو نہ عطا ہوا ہو! اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت کا اظہار کرے کہ اس کی نظیر لانا ممکن نہ ہو کیا یہ ممکن ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور اتباع کے دعوے میں جھوٹا ہو!!

میرے سوالوں کا میرے دل سے اٹھنے والا ایک ہی جواب تھا کہ یہ صادق ہے، یہ صادق ہے۔ ان ایام میں مجھے اپنی زندگی میں پہلی بار خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت کا احساس ہوا اور ایسی لذت سے آشنائی ہوئی جس کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ میری روح میری عقل پر حاوی ہوگئی تھی اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ خدا اور اس کے رسول کی محبت کے کھلے آسمانوں میں پرواز کرنے لگی تھی۔

تحقیق اور راہنمائی

اس کے ساتھ ہی میری رگوں میں اس شخص کی محبت بھی گردش کرنے لگی جس سے میرا تعارف اس کی کتب کے مطالعہ اور ان میں مذکور اس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت سے عبارت تھا۔ اب میرے اور اس کے درمیان ایک نقطہ حائل تھا اور وہ اس کی نبوت کا دعویٰ تھا۔ اس کو سمجھنا اتنا آسان نہ تھا۔ میں نے اس شخص کو ایک نیک انسان تصور کر کے اس کے اس دعوے کے بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔

ہمارا تو ایمان تھا کہ وحی الٰہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہوچکی ہے۔ لیکن جب میں نے عربی ویب سائٹ پر وحی الٰہی کے جاری ہونے کے بارہ میں پڑھا تو بہت خوش ہوئی کیونکہ میں اکثر امّت کی حالت پر نظر کر کے کہتی تھی کہ آج اس امّت کو الٰہی راہنمائی اور خدا کی وحی کی اشد ضرورت ہے پھر خدا تعالیٰ نے انہیں اس حالت میں بغیر کسی راہنمائی کے کیوں چھوڑ دیا؟

مَیں تقریباً دس ماہ تک بڑی عجیب صورتحال کا شکار رہی۔ کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا کہ ظلی نبوت کا دعویدار یہ شخص سچا ہے اور کبھی کبھی ایک عجیب خوف بھی دامنگیر ہوجاتا۔

بالآخر میں نے خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنے کا سوچا اور رو رو کر اپنی نمازوں اور تہجد میں دعائیں کرنے لگی۔ اسی طرح کئی بار استخارہ بھی کیا۔ ان تمام ریاضتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے واضح طور پر محسوس ہوا کہ جیسے میرے دل پر پڑا ہوا پردہ دُور ہوگیا ہے اور میری سوچ میں گہرائی اور دعا میں سوز وگداز پیدا ہوگیا ہے۔

بیعت

اس کے بعد میں نے رفیق سے بیعت کے بارہ میں سوال کردیا۔ اس نے مجھے شرائط بیعت ارسال کردیں اور میں نے انہیں پڑھ کر ان پر عمل شروع کردیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد میں نے رفیق سے کہا کہ اب مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ مَیں گزشتہ دس ماہ سے پڑھ رہی ہوں اور تحقیق کررہی ہوں اور یہاں تک مطمئن ہوں کہ خود کو احمدی ہی سمجھتی ہوں اس لئے جلد از جلد بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ میں کسی احمدی عورت کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر مکرمہ سماح علاونہ صاحبہ نے میرے ساتھ رابطہ کیا اور پھر میرے گھر پر تشریف لائیں۔ کسی احمدی اور اپنے علاقے کی عربی خاتون سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے بیعت فارم پُر کروا کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کردیا۔

پھر تقریباً روز ہی میرے ساتھ ان کی بات بھی ہوتی رہی اور کئی بار مجھے ملنے کے لئے بھی تشریف لاتی رہیں۔ اس طرح ہم میں خدا کے فضل سے بہت گہری دوستی اور اخوّت کا رشتہ قائم ہوگیا۔

اہل خانہ کا ردّعمل

جب مجھے حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے قبولِ بیعت کا خط ملا تو مَیں رونے لگ گئی۔ میری بڑی بیٹی کو جب پتہ چلا تو وہ یہ کہہ کر رونے لگ گئی کہ میری ماں کافر ہوگئی ہے۔ جبکہ باقی بچیوں کو مَیں نے بتایا ہوا تھا اس لئے انہوں نے کسی ردّعمل کا مظاہرہ نہ کیا۔

میں نے دسمبر 2013ء میں بیعت کی تھی اور اسی وقت اپنے خاوند کو بتا دیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ دین سے دُور شخص تھا اس لئے اس نے اس وقت کوئی تبصرہ نہ کیا لیکن بعد میں اس دین سے دُور شخص کی جھوٹی غیرت بھی جاگ گئی۔ اس کا بیان اگلی قسط میں کیا جائے گا۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30؍ستمبر 2016)

......☆......☆......☆......

بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے یقیناً ہر احمدی کو اس بات کا پورا اِدراک ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26 ر اگست 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی ترقی کے کیا اسباب بیان فرمائے ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے سینے اسے قبول کرنے کے لئے کھولنے کا کام خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو بہت سارا کام خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یقیناً ہر صحیح العقل احمدی کو اس بات کا پورا ادراک ہے اور وہ جانتا ہے کہ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔

سوال گنی کناکری کے مبلغ نے لیف لیٹس کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ کے متعلق کیا رپورٹ پیش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لیٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے۔ اب آپ کا یہ لیف لیٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب امت مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں سے ہمارے رابطے ہوئے اور وہ لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

سوال حضور انور نے ایک عورت کی اپنے خاوند کو اسلام قبول کروانے کی سچی تڑپ کا کیا واقعہ بیان فرمایا ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ڈوڈوما (تنزانیہ) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک نمائش کے دوران ایک عورت ہمارے سٹال پر آئی اور بڑی حیرت سے پوچھنے لگی کیا یہ مسلمانوں کا سٹال ہے؟ پھر آہستہ آہستہ کتب سے تعارف حاصل کرتی رہیں۔ آخر پر ایک کتاب خریدی جس میں عیسائیت کے حوالے سے مواد تھا۔ ایک دن بعد وہ اپنے خاوند کے ساتھ دوبارہ سٹال پر آئی۔ کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے۔ مَیں مسلمان ہوں اور یہ عیسائی ہے۔ میری کافی دیر سے کوشش تھی کہ میں اسلام کی تعلیم بتاؤں اور مسلمان کروں لیکن کہیں سے اسلام کے بارے میں مجھے کوئی ایسا اچھا مواد نہیں مل رہا تھا۔ کل جب میں آپ کے سٹال پر آئی تو مجھے لگا کہ آج میں صحیح جگہ پر آئی ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ سے کل ایک کتاب خریدی اور اپنے خاوند کو دی جس سے ان کے کافی سوالات حل ہو گئے۔ کافی دیر ان کی مبلغ کے ساتھ بات ہوتی رہی اور آخر اس کا خاوند بھی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ دونوں بیعت کر کے حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں داخل ہو گئے۔

سوال ہڈرز فیلڈ کے مبلغ نے بارنزلے ٹاؤن میں لیف لیٹس کی تقسیم اور جماعتی کاموں کے متعلق کیا رپورٹ پیش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہڈرز فیلڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ بارنزلے ٹاؤن میں تبلیغی لیف لیٹ تقسیم کئے گئے جس کی وجہ سے وہاں سے رابطہ قائم ہوا۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے پچاس سے زائد مرد اور خواتین کوچ کروا کر ہماری مسجد میں اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے آئے۔ اس وفد کے ساتھ مسجد میں اڑہائی گھنٹے کا پروگرام ہوا اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں انہیں پریزینٹیشن دی گئی جس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ تو یہاں بھی یہ لوگوں کا خود آنا اور خود توجہ کرنا یہ بھی ایک کڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہر جگہ دنیا میں لوگوں کے دلوں کی تاریں ہلا رہا ہے۔ ایک طرف اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک طرف خود مسلمان اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں غیر مسلم انتہا سے آگے جانا شروع ہو گئے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ خود ہی ایک ہوا چلا رہا ہے جس سے لوگوں میں حقیقی اسلام کو سمجھنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔

سوال حضور انور نے افریقہ کے دُور دراز کے علاقوں کے رہنے والوں کی ایمانی مضبوطی کے کیا واقعات بیان کئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ الاڈا ریجن کی ایک جماعت سوکو میں اس سال فروری میں نئی مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ حصہ لیا اور غیر معمولی طور پر وقت اور مال کی قربانی کرتے ہوئے مزدوروں کی مدد بھی کرتے رہے۔ خواتین بھی تعمیری کام کیلئے دور دور سے پانی لے کر آتی رہیں۔ گاؤں کے صدر نے کہا کہ یہ مسجد اہل علاقہ کیلئے پرامن اسلام کی قیامگاہ ہے۔ وہاں کے چیف نے کہا کہ مسجد الاڈا ریجن کی اس کونسل کیلئے یقیناً روشنی کا مینار اور راستہ ہے۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ تر بت پرستی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ایک لوکل چیف کہنے لگے میں بھی ایک وقت میں بت پرست ہوتا تھا لیکن آج احمدیت کی بدولت توحید پرست ہو گیا ہوں۔ اس نے لوگوں کو کہا کہ میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جماعت سچائی اور محبت کا مجسم نمونہ ہے اور جماعت احمدیہ کی بدولت ہی مجھے یہ ادراک ہوا ہے کہ گو میں ایک بادشاہ ہوں مگر میرے اوپر ایک عظیم شہنشاہ ہے جس کی عبادت ہم سب پہ فرض ہے۔

سوال اس علاقہ (الاڈا ریجن کی جماعت کوسو) کے ایک عہدے دار نے کس طرح جماعت کے متعلق اپنے شکوک دور کئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس علاقہ کے ایک اور عہدیدار نے یہ بھی کہا کہ جب اس علاقہ میں اسلام کی تبلیغ ہوئی اور لوگوں کی توجہ اسلام اور احمدیہ جماعت کی طرف ہوئی تو میرے پاس بہت سے لوگ جو اسلام کے نام سے خائف تھے اور جماعت کے حق میں نہیں تھے آئے اور اس خوف کا اظہار کیا کہ یہ لوگ دوسری دہشتگرد تنظیموں کی طرح ہمارے لوگوں کو قتل اور بچوں کو اغوا کرنے کی کوشش سے آئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنے نوجوانوں کی ڈیوٹی لگائی جو رات کے وقت مختلف اوقات میں جا کر علاقہ کے احمدی لوگوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے تھے کہ جماعت کسی قسم کی کوئی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تو نہیں۔ لیکن بڑی تحقیق اور تجربے کے بعد اب ہم مطمئن ہیں کہ جماعت کا مقصد صرف امن کا قیام ہے۔

سوال حضور انور نے ایک دوست کی ایمان کی مضبوطی کا کیا واقعہ بیان فرمایا ؟

جواب حضور انور نے ایک احمدی دوست کے بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعت کرنے کے دو دن بعد تیز بارش اور آندھی کے باعث ایرک صاحب جو احمدی تھے ان کے گھر کی دیوار گر گئی۔ جس کے نیچے آ کر ان کا آٹھ ماہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ مشرکوں کا گاؤں تھا بعض مشرکین نے کہا کہ دیکھو تم اس جماعت پر ابھی ایمان لائے اور ابھی سے مشکلات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ جس پر اس نے کہا کہ میں نے جو سچائی دیکھی اس پر ایمان لے آیا۔ باقی اولاد اور مال و دولت خدا ہی دیتا ہے اور وہی واپس بھی لے لیتا ہے۔ میں اس جماعت سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں نے احمدیت قبول کی ہے۔ مَیں احمدی ہوں اور انشاء اللہ مرتے دم تک احمدی ہی رہوں گا۔ انہوں نے اپنی ذاتی زمین کا ایک حصہ نماز سینٹر بنانے کے لئے بھی دیا بلکہ اس میں خود ہی ایک معمولی سے چھپر وغیرہ کا فوری طور پر انتظام کر دیا تا کہ قرآن کریم کی کلاسیں شروع کی جاسکیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کس طرح احمدیت کا پیغام پہنچانے کے راستے کھولتا ہے اس بارے میں حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے ایک گاؤں بوتیبو میں اس سال ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اسی ریجن کے ایک اور گاؤں میں تبلیغی پروگرام منعقد ہو رہا تھا۔ وہاں بوتیبو گاؤں کی ایک عورت اتفاقاً پہنچی اور اس نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو کہنے لگی آپ لوگ ہمارے گاؤں میں بھی اسلام کا پیغام لے کر آئیں کیونکہ وہاں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی ایک مسجد بھی ہے لیکن جو اسلام آپ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ ان کے اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ جب ہمارے معلمین نے وہاں جا کر اسلام احمدیت کی تبلیغ کی تو پہلے ہی دن امام مسجد سمیت کل 93 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب نو مبائع جماعت کے ساتھ تعلق میں مضبوط ہو رہے ہیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل ہیں۔ وہ غریب لوگ ہیں۔ بعض دفعہ سفر کے لئے کرایہ بھی جمع نہیں کر سکتے لیکن سب نے مرکز میں شوریٰ کا نمائندہ بھیجنے کے لئے چندہ اکٹھا کر کے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ اور انہی نو مبائعین کی وجہ سے قریب کے دو اور نئے گاؤں میں بھی جماعت کا پودا لگ چکا ہے اور نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

سوال خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی طرف رہنمائی کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بلجیم سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ مکرم ادریس صاحب نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ کہتے ہیں کہ اس وقت وہ جماعت احمدیہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ پھر دو سال قبل ایک دن ٹی وی پر مختلف چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک ایم ٹی اے العربیۃ پر نظر پڑی۔ موصوف نے ایم ٹی اے پر جو حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھی تو انہیں فوراً اپنا خواب یاد آ گیا۔ انہوں نے خواب میں اسی بزرگ کو دیکھا تھا۔ اس کے بعد موصوف نے خود کوشش کر کے بلجیم جماعت کا ایڈریس تلاش کیا اور مشن ہاؤس پہنچے اور بیعت کر لی۔

سوال یادگیر کرناٹک کے ایک مخالف کی عبرتناک موت کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یادگیر کرناٹک انڈیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال یہاں غیراز جماعت کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہوئی اور مخالفین باہر سے اپنے علماء کو بلا کر جماعت کے خلاف تقاریر کراتے رہے۔ ہندوستان پاکستان میں تو جماعت کی مخالفت انتہا پہ پہنچی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت گندے اور جھوٹے الزامات لگائے گئے۔ جماعت کے خلاف عوام کو بھڑکایا گیا جس پر بعض بدعقل لوگوں نے احباب جماعت کے ساتھ نہایت بدتمیزی کا سلوک کیا۔ جماعت کے خلاف پمفلٹ شائع کئے۔ انہی ایام میں ایک احمدی شخص جو جماعت سے بالکل کٹا ہوا تھا اور کسی طرح بھی جماعت سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا بدقسمتی سے علیحدہ ہو گیا۔ اس کو ان مخالفین نے ڈرا دھمکا کر پیسے وغیرہ کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملایا اور اس کو ہار وغیرہ پہنا کر سارے شہر میں ہنگامہ کر دیا کہ ہم نے ایک قادیانی کافر کو مسلمان بنا لیا۔ اخبارات وغیرہ میں بہت غلط بیانی کی گئی اور اس شخص کے ذریعہ سے جماعت کی بہت مخالفت کی گئی۔ اس شخص نے بھی جماعت کے خلاف بدزبانی کی جب اس معاملے کے بارے میں اس سے جماعت کی طرف سے بات کی گئی۔ اس شخص سے جماعت نے رابطہ کیا کہ تمہیں تکلیف کیا ہے تو اس نے کہا یہ جو باتیں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں وہ ہرگز مَیں نے نہیں کہیں۔ میری بعض مجبوریاں ہیں جو مَیں آپ کو بتا نہیں سکتا اس کی وجہ سے مَیں ان کے ساتھ ہوں۔ کہتے ہیں کہ ابھی اس بات کو ایک سال ہی گزرا تھا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پکڑا گیا۔ بالکل تندرست صحتمند شخص تھا۔ اچانک چکر کھا کر گر گیا۔ ایک طرف کے ہاتھ پیر سے مفلوج ہو گیا۔ غیر احمدیوں نے اس کا کوئی ساتھ نہ دیا۔ ہمارے خدّام ہی اس وقت میں بھی اس کے کام آئے اور ہسپتال لے کر اس کو جاتے رہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس کا اب زندہ رہنا مشکل ہے۔ آخر اپنے انجام کو پہنچا۔ اس کا بیٹا بڑا مخلص احمدی ہے۔ اس کے بیٹے پر بھی غیر احمدیوں نے بڑا دباؤ ڈالا لیکن وہ ثابت قدم ہے اور یہاں تک کہ اس نے اس مخالفت کی وجہ سے جو اس کے باپ نے کی تھی اپنے باپ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان میں بھی مضبوطی دے۔

☆......☆......☆

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

احمدی صرف اپنے گھروں کی ہمسائیگی کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ اپنی عبادت گاہ کی ہمسائیگی کا بھی حق ادا کرتے ہیں

● اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں آنے والے اور عبادت کرنے والے احمدیوں کا فرض ہوگا کہ اس کی ہمسائیگی کا حق ادا کریں اور کسی بھی صورت میں ہمسائے کیلئے کسی قسم کی تکلیف کا باعث نہ بنیں تاکہ ان لوگوں کو پتا لگے کہ احمدی صرف اپنے گھروں کی ہمسائیگی کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ اپنی عبادت گاہ کی ہمسائیگی کا بھی حق ادا کرنے والے ہیں ● میرے خیال میں تو امن کی تعریف یہ ہے کہ ہر شخص دوسرے شخص کا حق ادا کرنے والا ہو، بجائے اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے دوسرے کو حق دینے والا ہو ● integration ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جائے وہاں کی روایات کو بھی سمجھے اور پھر یہ کہ ملک کی بھلائی کیلئے جو بھی اس کی صلاحیتیں ہیں ان کو بھرپور استعمال کرے اور ملک کی ترقی میں حصہ لے۔ ملک سے وفا کرے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملک سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے ۞

(شہر Iserlohn میں مسجد بیت السلام کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور کمزوریوں کو نظر انداز کرنا چاہئے تاکہ امن، پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو

۞ کسی بھی خوف کو دُور کرنے کیلئے یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ انسان ایک دوسرے کو سمجھیں، ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں، ایک دوسرے کی تعلیم کو دیکھیں۔ ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور کمزوریوں کو نظر انداز کرنا چاہئے تاکہ امن، پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو ۞ مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے لوگ اپنے عمل سے دنیا کو بتائیں گے کہ مسجد اصل میں امن کی جگہ ہے اور جہاں کوئی غلط فہمیاں پیدا ہوں تو ان کو مل بیٹھ کر ہمیشہ دُور کرتے رہیں گے ۞ اس مسجد کا نام جب سبحان رکھا گیا تو اس لئے کہ پاک ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جو مکمل طور پر پاک ہے اور وہ اپنے پیاروں کو، انبیاء کو پاکیزگی کے جس حد تک اعلیٰ مقام دیتا ہے اس کے بعد ہر ایک اس پاکیزگی سے حصہ لیتا ہے جس کا جتنا جتنا تعلق اس پاک ذات سے ہو ۞

(مسجد بیت السبحان مور فیلڈن کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

خلیفہ وقت کے الفاظ، موجودگی اور شخصیت میں ایک قدرتی کشش تھی وہ بہت پاک شخصیت ہیں

۞ میں تو کہوں گا کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ نے میرے دل پر بہت گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ یہ تو واضح ہے کہ خلیفۃ المسیح جن باتوں کی تبلیغ کرتے ہیں ان پر خود بھی عمل پیرا ہیں ۞ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت ہی شاندار تھا۔ مَیں نے ہمسائیوں کے حوالہ سے ایسی زبردست تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کردے جیسا کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ ۞ خلیفہ وقت میں ایک خاص کشش تھی۔ ان کے الفاظ، موجودگی اور شخصیت میں ایک قدرتی کشش تھی۔ وہ بہت پاک شخصیت ہیں ۞ خلیفہ کے الفاظ خوبصورت، برداشت والے اور امن کے راستے کی نشان دہی کرنے والے تھے۔ انہوں نے اسلام کی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا جن کا ہمیں علم نہیں تھا، جیسے کہ مساوات، آزادی اور امن۔ میں نے خلیفہ وقت کو پہلی دفعہ دیکھا، ان کی شخصیت ایسی ہے کہ آپ خود بخود ان کی عزت اور تعریف کرنے لگتے ہیں ۞ میرا ایمان ہے کہ اگر خلیفہ وقت کی بات مانی جائے تو ہم دہشت گردی کو بہت جلد روک سکتے ہیں ۞

(مسجد بیت السلام اور مسجد بیت السبحان کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تاثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 6 اور 7 ستمبر 2016 کی مصروفیات

6 ستمبر 2016 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی اور انفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق دس بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 87 افراد اور 42 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے دوران ملاقات حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی 33 مختلف جماعتوں اور شہروں سے فیملیز اور احباب اپنے پیارے آقا کے دیدار کیلئے پہنچے تھے۔ علاوہ ازیں پاکستان، یوگنڈا اور اٹلی سے آنے والی فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔

Iserlohn شہر میں ''مسجد بیت السلام'' کے افتتاح کی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق Iserlohn شہر میں ''مسجد بیت السلام'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بجکر 45 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ سے Iserlohn کا فاصلہ 203 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد پانچ بجے ہوٹل Campus Garden میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد کے افتتاحی کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کیلئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے مسجد بیت السلام کیلئے روانہ ہوئے۔ جب حضور انور ہوٹل سے روانہ ہوئے تو پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ دس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت السلام ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان بوڑھے، بچے اور بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے آقا کا استقبال کیا۔ احباب جماعت والہانہ انداز میں نعرے لگا رہے تھے اور بچے بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کر رہے تھے۔ لوکل صدر جماعت مکرم ناصر صادق صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم سلمان شاہ صاحب اور مکرم عظمت علی شاہ صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی کے اندر تشریف لے آئے۔ جہاں ''مسجد بیت السلام'' کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم صہیب احمد صاحب نے کی اور مکرم محمد سلطان صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی خطاب

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ امیر صاحب جرمنی نے اس شہر کے تعارف میں بتایا: شہر Iserlohn جرمنی کے ایک خاص علاقہ Ruhrgebiet کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شہر کی بنیاد 1237ء میں رکھی گئی۔ آج اس شہر کی آبادی 96 ہزار نفوس پر مشتمل ہے یہ شہر پروٹسٹنٹ چرچ کے مغربی علاقہ کا مرکز ہے۔ یہاں پر مختلف قوموں کے لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ سب کی اپنی اپنی عبادت گاہیں ہیں اور یہاں پہلے سے مسلمانوں کی تین مساجد موجود ہیں اور جماعت احمدیہ کی یہ چوتھی مسجد ہے۔

جماعت کے قیام کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ اس شہر میں جماعت کا آغاز 1982ء میں ہوا اور 1992 میں باقاعدہ جماعت کا نام Iserlohn جماعت

رکھا گیا۔ اب تک جماعت مختلف کمرے اور ہال کرایہ پر لے کر جماعتی پروگراموں کا انعقاد کرتی تھی۔ اب یہاں جماعت کی تجنید 110 افراد پر مشتمل ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ جتنا ہجوم آج یہاں ہے اتنا عام طور پر کبھی نہیں ہوگا۔ ٹریفک میں بھی کبھی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ امیر صاحب نے بتایا کہ جماعت یہاں شہر کے لوگوں کی خدمت کیلئے کام کررہی ہے۔ نئے سال کے شروع میں وقار عمل کیا جاتا ہے۔ شہر کی صفائی کی جاتی ہے۔ اسی طرح Inter religious dialogues کے پروگرام شامل ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کیلئے اجازت نامہ کا حصول، قطعہ زمین کی خرید اور تعمیر کا پروسز آسان کام نہ تھا۔ بہت سی مشکلات اور روکیں تھیں جن کیلئے شہر کی انتظامیہ سے بہت سی ملاقاتیں اور میٹنگز کی گئیں اور لوگوں کے خوف دُور کئے گئے۔ اس بارہ میں امیر صاحب نے پادری اور مختلف چرچ کے نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے جماعت کی مدد کی۔

مسجد کے اعداد وشمار کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا مسجد کیلئے یہ قطعہ زمین 2009ء میں دیکھا گیا اور نومبر 2010ء میں اسکا معاہدہ ہوا۔ یہ قطعہ زمین 1615 مربع میٹر ہے اور 96745 یورو میں خریدا گیا۔ 9/جون 2015 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر یہاں مسجد سلام کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس مسجد میں مردانہ اور خواتین کے نماز کے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 56 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ یہاں 13 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔

شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے ایڈریس کے بعد شہر Iserlohn کے میئر Dr. Peter Paul Ahrens نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سلام پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ چھ سال قبل اس مسجد کے قیام کیلئے بات چیت اور کوششوں کا آغاز ہوا۔ شروع میں تمام شہریوں کے ساتھ نشستوں کا اہتمام کیا گیا اور جو بھی تحفظات تھے وہ دُور کئے گئے۔ میئر نے چرچز اور دیگر احباب وخواتین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کے معاملہ کے حوالہ سے مدد کروائی۔

میئر صاحب نے کہا انہیں اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ مسجد کی عمارت مکمل ہوگئی ہے اور سب دوبارہ مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ مسجد کا نام مسجد سلام ہے یعنی امن کا گھر اور جماعت احمدیہ کی تعلیم بھی اس مسجد کے نام کے مطابق ہے یعنی امن قائم کرنا اور سلامتی پھیلانا۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ ہی سب کو خوش آمدید کہتی ہے۔

میئر صاحب نے کہا پہلے ایک امن کا چرچ تو موجود ہی تھا۔ اب ہمارے پاس ایک امن کی مسجد بھی قائم ہوگئی ہے۔ یہ مسجد رواداری، پیار اور محبت کی جگہ ہوگی اور ایسی جگہ جہاں Inter religious dialogues منعقد کئے جاسکیں۔

پھر میئر صاحب نے اسبات پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ایسے پروگرام منعقد کرتی ہے جہاں سب اکٹھے ہوتے ہیں اور سب کو مدعو کیا جاتا ہے۔ آخر پر میئر صاحب نے نیک تمناؤں اور ہمیشہ سے مل جل کر اور خوشی سے رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

کاؤنٹی کمشنر مسٹر تھامس جمکے صاحب کا ایڈریس

میئر صاحب کے ایڈریس کے بعد کاؤنٹی کمشنر مسٹر تھامس جمکے نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے ایک سال قبل بھی یہاں آنے کا موقع ملا تھا اور اُس وقت بھی بہت اچھا محسوس ہوا اور آج یہاں دوبارہ آنے کا موقع ملا ہے۔ میں آپ کو کیتھولک چرچ کی طرف سے اور شہر کی انتظامیہ کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ایک سال کے اندر مسجد تعمیر کرلی ہے۔

موصوف نے کہا جرمنی میں مذہبی آزادی قائم ہے اور اس طرح ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا اپنے مذہب کے مطابق رہ سکتا ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہو کہ سب مذاہب پھر بھی ملک کے قانون کے مطابق رہیں۔

موصوف نے کہا انہیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں اکثر اردو زبان میں بات کی جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جرمنی میں رہتے ہوئے جرمن زبان بولیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ انہیں اچھا لگتا ہے کہ جمعہ کا خطبہ جرمن زبان میں بھی دیا جاتا ہے۔

پھر موصوف نے کہا کہ انہیں گزشتہ مرتبہ یہ بات پسند نہیں آئی تھی کہ مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتیں۔ لیکن یہ ہماری ثقافت کا ایک حصہ ہے کہ آپس میں ہاتھ ملایا جائے اور integration کیلئے بھی ضروری ہے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ جماعت خدمت خلق کے میدان میں اتنا زیادہ کام کرتی ہے۔ آپ نے سارے کام وقت پر مکمل کئے ہیں اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ احباب وخواتین نے اس مسجد کیلئے چندہ دیا ہے۔ آخر پر موصوف نے کہا میں احمدیہ جماعت کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اور مبارک باد دیتا ہوں۔

اس کے بعد چھ بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ تُم کو سلامتی سے رکھے۔

یہ مسجد جس کو تعمیر کر کے آج اس کا افتتاح کر رہے ہیں اس کا نام جیسا کہ بتایا گیا مسجد سلام ہے اور سلام کا مطلب ہی سلامتی ہے۔ مسلمان اگر حقیقی مسلمان ہیں جب ایک دوسرے کو ملتا ہے غیروں کو بھی ملتا ہے تو ان کو سلام کہتا ہے۔ پس یہ سلام اور سلامتی اور امن اور پیار کا پیغام جو ہے اگر ایک حقیقی مسلمان اس کی حکمت کو جانے تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ وہ کسی کے خلاف کبھی کوئی ایسی حرکت کرے جو اسے بلاوجہ نقصان پہنچانے والی ہو۔ بلکہ بلاوجہ ہی نہیں کسی بھی صورت میں نقصان پہنچانے والی ہو۔

پس یہ ہے اسلام کا خلاصہ۔ اس کو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلاتی ہے اور یہ وہ حقیقی پیغام ہے جو آنحضرت ﷺ بانی اسلام لے کر آئے تھے اور اگر یہ پیغام ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ چھوٹے معمولی مسائل ایسے ہوں جن کی وجہ سے ہماری آپس میں understanding نہ ہو سکے یا ایک دوسرے کو سمجھ نہ سکیں۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ دنیا میں بے شمار مذاہب پائے جاتے ہیں اور دنیا اب سفر کی سہولتوں کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے اتنی قریب ہوچکی ہے کہ ایک شہر کی حیثیت اختیار کرگئی ہے۔ صرف یہ قصبہ یا شہر ہی نہیں جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں بلکہ یہ قربت اب دنیا میں ہر جگہ اتنی ہو چکی ہے کہ ایک دوسرے کی باتیں، ایک دوسرے کے کلچر، ایک دوسرے کے مذاہب کو دنیا کا پتا چل چکا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بدقسمتی سے بعض مسلمان گروہوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام کے بارہ میں جو دنیا کو علم ہوا وہ نہایت شدت پسند ہونے کا ہے جبکہ اسلام جیسا کہ میں نے کہا سلامتی اور امن کا مذہب ہے اور اسی وجہ سے لوگوں میں اسلام کا خوف بھی پیدا ہوا اور یہی وجہ ہے کہ جیسا کہ ہمارے نیشنل امیر صاحب نے کہا کہ یہاں مسجد کی اجازت کیلئے بڑا لمبا عرصہ لمبی ڈسکشنز ہوئیں، میٹنگز ہوئیں پھر جا کر کہیں اجازت ملی۔ اس کی یقیناً وجہ یہی ہے کہ ایک عمومی تاثر جو اسلام کے بارہ میں پایا جاتا ہے اس وجہ سے لوگوں کو تحفظات تھے۔ باوجود اس کے کہ یہ بھی بتایا گیا یہاں تین مساجد پہلے سے موجود تھیں۔ Resevations کی وجہ ہونی نہیں چاہئے تھی، تحفظات لوگوں کے ہونے نہیں چاہئے تھے لیکن پھر بھی ہوئے۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ شائد ہم مسلمانوں نے صحیح طرح اسلام کی حقیقت کو یہاں کے رہنے والے مختلف مذاہب کے لوگوں پر واضح نہیں کیا۔ اگر یہ واضح ہوتا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ جو شرافت یہاں کے شہریوں میں وہ کسی بھی طرح ایک مسجد کے بنانے میں کسی قسم کی روکیں ڈالتے۔ بہرحال میں میئر صاحب کا بھی، یہاں رہنے والے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس مسجد کے بننے کی اجازت دی ہے اور آج ہم یہ خوبصورت مسجد یہاں دیکھ رہے ہیں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد جمع ہو کر نہ صرف اپنی نمازیں ادا کریں گے بلکہ دوسری میٹنگز بھی کریں گے جس میں یہاں، جہاں اپنی بہتری کے منصوبے بنائیں گے کہ کس طرح ہم نے اپنے آپ کو بہتر کرنا ہے، کس طرح اپنی اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے، کس طرح ہم نے اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دینی ہے وہاں اس طرف بھی سوچیں گے کہ کس طرح ہم نے علاقہ کے لوگوں کی خدمت کرنی ہے۔

بانی جماعت احمدیہ نے اپنی ایک نظم میں بڑا کھل کے واضح فرمایا ہے کہ میرے آنے کا ایک بہت بڑا مقصد دنیا کی خدمت کرنا بھی ہے۔ پس خدمت خلق کرنا ایک بہت اہم کام ہے جو جماعت احمدیہ کے سپرد ہے اور یہ وہ کام ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے بھی ہمیں توجہ دلائی اس کی طرف ہمیں بانی اسلام نے بھی توجہ دلائی۔

اگر اسلام کا خلاصہ یا قرآن کریم کا خلاصہ دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو وہ یہ ہیں کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا تا کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو جس کیلئے عبادت گاہیں بنائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہے اور اس میں سب سے بڑھ کر جو انسان ہیں ان کی خدمت کرنا اور ان کے حق ادا کرنا۔ پس جب یہ سوچ ہو تو ہو نہیں سکتا کہ کسی کو کسی قسم کے تحفظات ہوں۔ بہرحال یہ تحفظات لوگوں کے ہیں اور میں سمجھتا ہوں اس میں یقیناً ہماری طرف سے ہی کمی ہوئی ہوگی جس کی وجہ سے لوگوں کو صحیح طور پر اسلام کی تعلیم کا پتا نہیں چل سکا۔

امیر صاحب نے ایک بات یہ بھی کہی کہ لوگ آج بہت زیادہ ہیں اور اس سے زیادہ شائد آئندہ رش نہ ہو اس لئے ٹریفک کے لحاظ سے لوگوں کو جو concern تھا اس کی وجہ سے فکر نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن میری سوچ یہ ہے کہ لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں لیکن پھر بھی وہ ایسے لوگ ہوں جو یہاں اس نیت سے آئیں کہ ہم نے کسی بھی لحاظ سے اردگرد کے ماحول کیلئے، لوگوں کیلئے، ہمسائے کیلئے تکلیف کا باعث نہیں بننا۔ اگر ٹریفک کا مسئلہ ہے تو اپنی کاریں کہیں دور Parking میں کھڑی کر کے آئیں تا کہ یہاں صرف وہ مقصد پورا ہو جو عبادت کا مقصد ہے اور وہ مقصد پورا ہو جو لوگوں کے حق ادا کرنے کا مقصد ہے اور خدمت کا مقصد ہے۔ پس یہ سوچ اگر ہوگی تو مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت یہاں بڑھے گی بھی، لوگ زیادہ بھی ہوں گے لیکن اردگرد کے ہمسایوں کو تکلیف نہیں ہوگی۔ ہمسائے کا حق تو اسلام اس حد تک قائم کرتا ہے کہ اگر قرآن کریم کی تفسیر دیکھیں اس سے پتا چلتا ہے کہ علاوہ آپ کے گھر کے ساتھ رہنے والا ہمسایہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے، سفر کرنے والے بلکہ ایسے لوگ جن سے آپ کی واقفیت ہے وہ سب آپ کے ہمسائے کے زمرہ میں آتے ہیں اور ہمسائیگی کے بارہ میں یہ نہیں کہ محض ایک دو گھر بلکہ بعض وضاحتوں سے ملتا ہے کہ چالیس گھروں تک ہمسائیگی ہوتی ہے۔ اگر اس لحاظ سے دیکھیں تو جماعت احمدیہ کے افراد جو اس شہر میں مختلف جگہوں میں رہتے ہیں اور پھیلے ہوئے ہیں تمام شہر ہی ان کا ہمسایہ ہے اور ہمسائے کے حقوق کے بارہ میں بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اسکے بارہ میں اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ ایک وقت مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ ہمسائے کو جس طرح حقیقی وارث کا حق دیا جاتا ہے وہ حق نہ دے دیا جائے۔ تو اس حد تک اسلام ہمسائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں آنے والے اور عبادت کرنے والے احمدیوں کا فرض ہوگا کہ اس ہمسائیگی کا حق ادا کریں اور کسی بھی صورت میں ہمسائے کیلئے کسی قسم کی تکلیف کا باعث نہ بنیں تا کہ ان لوگوں کو پتہ لگے کہ آپ لوگ جو ہمسائے ہیں (مجھے امید ہے کچھ ہمسائے بھی بیٹھے ہوں گے) کہ احمدی صرف اپنے گھروں کی ہمسائیگی کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ اپنی عبادت گاہ کی ہمسائیگی کا بھی حق ادا کرنے والے ہیں اور تعداد ابڑھنے کے باوجود زیادہ رش ہونے کے باوجود کسی بھی قسم کا ٹریفک کا مسئلہ یا کسی قسم کے شور شرابہ کا مسئلہ یا لوگوں کیلئے پریشانی کا مسئلہ پیدا نہیں ہوگا۔

میئر صاحب نے بھی خطاب فرمایا اور مجھے بڑی خوشی ہوئی جیسا کہ میں نے کہا کہ مسجد سلام کے نام کی انہوں نے وضاحت بھی کی۔ اب سلام جو عربی کا لفظ ہے اس کے معنی کا یہاں کے لوگوں کو بھی پتا لگ گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جوں جوں اس مسجد کا تعارف بڑھے گا جس طرح یہاں آنے والے لوگ عبادت کی طرف توجہ کریں گے اور ان کی تعداد بڑھے گی یہ سلامتی کا لفظ مزید ابھر کر لوگوں کے سامنے آئے گا اور اس کے معنی مزید کُھل کر لوگوں کو پتا چلیں گے۔ میں نے جیسا کہ پہلے بھی کہا کہ امن بڑی ضروری چیز ہے اور احمدیوں کا کام ہے کہ معاشرہ کے امن کو قائم کریں۔ جیسا کہ میں نے خلاصہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اگر بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں تو پھر امن قائم ہوتا ہے۔

کسی نے مجھ سے پوچھا کہ امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے اس کی کیا تعریف ہے کس طرح define کریں گے۔ میں نے کہا میرے خیال میں تو امن کی تعریف یہ ہے کہ ہر شخص دوسرے شخص کا حق ادا کرنے والا ہو بجائے اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے دوسرے کو حق دینے والا ہو۔ جب ہر ایک دوسرے کو حق دینے والا ہوگا تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی کسی کا حق غصب کرنے والا ہو۔ کسی کو نقصان پہنچانے والا ہو بلکہ ایسا معاشرہ قائم ہوگا جو حق دینے والا ہوگا اور یہی وہ معاشرہ ہے جو ایک حقیقی مسلمان کو قائم کرنا چاہئے اور یہی وہ معاشرہ ہے جس سے ہم احمدی مسلمانوں سے توقع رکھی جانی چاہئے اور مجھے امید ہے کہ احمدی مسلمان اس طرف توجہ دیں گے۔

مسٹر تھامس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ ایک سال میں ہم نے

جرمنی میں بہت کچھ دیکھا۔ یقیناً یہاں refugees کی ایک بہت بڑی تعداد اس ملک میں آئی اور اتنی تعداد میں آئے کہ حکومت کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ اسی لئے حکومت نے مختلف تنظیموں کو اور چرچوں کو کہا کہ آپ لوگ اس سلسلہ میں مدد کریں۔ جماعت احمدیہ نے بھی اس کام میں حکومت کی مدد کی اور بغیر کسی لالچ کے یا بغیر کسی فرق کے کی اور یہ ہمارا فرض تھا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ خدمت خلق کرنا ایک فرض ہے۔

گزشتہ دنوں ہمارا جلسہ سالانہ تھا۔ اس میں بھی مہمانوں کے ساتھ ایک مجلس تھی میں نے وہاں بھی یہی بتایا کہ یہ سال جرمنوں کیلئے refugees کی وجہ سے بہت اہم سال تھا۔ پہلے ان کے حالات دیکھ کر ان کے ساتھ جو نرم رویہ تھا اب ان کے عمل کی وجہ سے اکثریت کے یا بہت بڑی تعداد کے نظریات بالکل بدل گئے ہیں جو یہ چاہتے تھے کہ حکومت کی پالیسی صحیح ہے کہ refugees کو آباد کیا جائے ان میں سے بہتوں نے اب اس بات پر زور دینا شروع کر دیا کہ refugees کو ہمیں یہاں نہیں آنے دینا چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے بعض واقعات ہو گئے۔ کولون میں واقعہ ہوا، ریلوے سٹیشن پہ واقعات ہوئے اور اس کی وجہ سے جو مقامی جرمن تھے ان کیلئے پریشانی پیدا ہوئی۔ اس لئے میں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں سویڈن میں ایک جگہ میری سیاستدانوں سے بات ہو رہی تھی میں نے یہی کہا کہ جو refugees ہیں ان کو بھی اپنے فرض کو سمجھنا چاہئے اور اخلاق کا مظاہرہ یہ ہے کہ جب ایک ملک نے ان کو پناہ دی ہے تو اس پناہ کا شکر گزار ہوتے ہوئے اس نظام میں جذب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس ملک کیلئے بہتر حالات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ امن وامان کیلئے بہتر صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حکومت کو بھی اس حد تک refugees کا حق ادا کرنا چاہئے جہاں تک ان کے اپنے مقامی لوگوں کے حقوق متاثر نہ ہوتے ہوں۔ اگر مقامی لوگوں کے حقوق متاثر ہونے شروع ہو گئے اور refugees کو ضرورت سے زیادہ مدد دی جانے لگی اور جرمن taxpayer کو یہ احساس ہو جائے کہ ہمارے tax میں سے ہماری رقم میں سے refugees کو پیسہ مل رہا ہے تو پھر رنجشیں بڑھتی ہیں اور جب رنجشیں بڑھتی ہیں تو اس کی وجہ سے ایک دُوری پیدا ہوتی ہے بجائے ایک دوسرے کو جذب کرنے کے ایک دوسرے کو سمجھنے کے دوریاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں اور جب دُوریاں پیدا ہوتی ہیں تو پھر رنجشیں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پس حکومت کا بھی کام ہے کہ اس معاملہ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دونوں کی طرف توجہ دے اور refugees جو آرہے ہیں ان کا بھی کام ہے کہ شکر گزاری کے جذبات پیدا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس ملک میں آکے اس ملک کی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ بجائے اس کے کہ مدد لیں ان کو فوری طور پر ملک کی خدمت کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

پھر ایک بات کمشنر صاحب نے یہ کی کہ جرمن بولنی چاہئے۔ مجھے نہیں پتا کہ یہاں جماعت احمدیہ کب سے ہے اور کس عمر کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ جہاں جماعت احمدیہ کو چند سال ہو چکے ہیں وہاں ہمارے نوجوان بھی بچے بھی جرمن بولتے ہیں اور اس حد تک اس جرمن ماحول میں وہ جذب ہو چکے ہیں کہ بعض دفعہ مجھے نوجوانوں کی بات اردو میں سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے کیونکہ وہ جرمن میں جواب دے رہے ہوتے ہیں۔ ہم تو اس حد تک اس society میں مدغم ہو چکے ہیں اور زبان یقیناً بڑی اچھی چیز ہے۔ جہاں انسان جاتا ہے وہاں کی زبان بولنی چاہئے بلکہ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں وہاں کے لوگوں کو یہ خاص طور پر کہتا ہوں کہ زبان سیکھو اور زبان بولو، بلکہ ہمارے مشنریز بعض دفعہ جو پاکستان سے آتے ہیں ان کو زبان میں دقت ہوتی ہے۔ ہر ملک میں مَیں کہتا ہوں کہ تُم نے اپنا جمعہ کا خطبہ مقامی زبان میں دینا ہے تا کہ تمہاری زبان بھی صاف ہو اور لوگوں کو صحیح طرح سمجھ آسکے۔ پس زبان کا جہاں تک سوال ہے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ کسی بھی ملک کے معاشرہ میں جذب ہونے کیلئے وہاں کی زبان آنی چاہئے۔ وہاں کے کلچر کا بھی پتا لگنا چاہئے۔ وہاں کی روایات کا بھی پتہ لگنا چاہئے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ یہ انہوں نے بالکل صحیح کہا کہ زبان بولی جانی چاہئے لیکن میری اب تک observation یہ تھی کہ سوائے پُرانے بوڑھے لوگوں کے جن کیلئے زبان سیکھنی ذرا مشکل ہے وہ بھی ٹوٹی پھوٹی جرمن بول لیتے ہیں، عموماً ہمارے نوجوان جرمن زبان ہی بولتے ہیں اور ہمارے مشنریز بھی اب تو مشنریز اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے جامعہ احمدیہ میں تیّار ہو کے qualify ہو کے میدان عمل میں آگئے ہیں۔ جب پہلے یہاں مشنری تیار نہیں ہوتے تھے تو باہر سے مشنری آتے تھے۔ جن کو پھر یہاں کی زبان سیکھنی پڑتی تھی۔ لیکن یہاں کے جو نوجوان لڑکے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو مشنری بننے کیلئے پیش کیا اور سات سال جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی ان کی زبان اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے خیال میں بعضوں کی تو بعض مقامی جرمنوں سے بھی زیادہ اچھی زبان ہے کیونکہ زبان کا اس وقت پتا لگتا ہے جب کسی دوسری زبان کے لٹریچر کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا ہے اور جب ہماری کتابیں ترجمہ ہو کر جرمنوں کو پیش کی جاتی ہیں تو پڑھے لکھے جرمن بہت سارے ایسے ہیں جو زبان دان ہیں وہ اس بات کی تعریف کرتے ہیں کہ بہت اعلیٰ جرمن ترجمہ کیا گیا ہے۔ پس اس لحاظ سے ہم پوری طرح ملک میں integrate ہوتے ہیں۔

پھر integration ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جائے وہاں زبان کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وہاں کی روایات کو بھی سمجھے اور پھر یہ کہ ملک کی بھلائی کیلئے جو بھی اس کی صلاحیتیں ہیں ان کو بھرپور استعمال کرے اور ملک کی ترقی میں حصہ لے کیونکہ اس کے بغیر وہاں کے ملک کا شہری ہونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ ملک سے وفا کرے۔ اسلام ہمیں اس حد تک ملک سے وفا کرنے کا سکھاتا ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ملک سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے ایک حقیقی مسلمان جس کو اس بات پر ایمان ہے کہ ایمان کی تمام شرطیں پوری کئے بغیر وہ اپنے خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کر سکتا، وہ یقیناً اپنے ملک سے محبت کرے گا اور ملک کی خاطر ہر قربانی کریگا۔ ہمارے احمدی جرمن فوج میں بھی شامل ہیں۔ دوسرے شعبوں میں بھی شامل ہیں۔ ریسرچ میں بھی احمدی بڑا کام کر رہے ہیں اس لئے کہ ملک کی ترقی ہو۔ اس لئے کہ جرمنی کی جو خدمت وہ کر سکتے ہیں وہ کریں۔ کوئی احسان نہیں اس لئے کہ یہ ایک تو ان کے ایمان کا حصہ ہے اور یہ ان کا فرض ہے کہ جرمنی میں رہنے والا ہر وہ شخص جو کہیں سے بھی آیا ہے اور اب جرمن شہری بن چکا ہے وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو ملک کے ساتھ وفا کے تعلق کو قائم رکھتے ہوئے جوڑے اور ملک کی خدمت کرے۔ پس یہ ہے اصل integration۔ ملک کی ترقی میں حصہ لو اور مکمل وفا کا تعلق رکھو۔

جہاں تک بعض باتوں کا سوال ہے کہ احمدی عورتوں سے سلام نہیں کرتے تو بہت ساری احمدی عورتیں ہیں ان کو بھی شکوہ پیدا ہو سکتا ہے کہ مرد ہم سے کیوں زبردستی سلام کروانا چاہتے ہیں۔ یہ کلچر کی بات نہیں ہے۔ بعض باتیں مذہب سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ سویڈن میں ایک خاتون جرنلسٹ تھیں انہوں نے وہاں مجھ سے سوال کیا وہاں بھی یہ بڑا ایک issue ہے کہ تم ہاتھ سے مصافحہ نہیں کرتے۔ سلام تو ہم کرتے ہیں ہر ایک کو۔ ہر ایک کو سلامتی بھیجتے ہیں چاہے وہ مرد ہے یا عورت۔ میں نے کہا مصافحہ نہیں کرتے لیکن میں یہ تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم کسی وقت کسی تکلیف میں ہو گی تو میں تمہاری حفاظت کیلئے پہلے آؤں گا بنسبت تمہارے کسی قریبی کے۔ بس ہماری یہ تعلیم ہے کہ عورت کے حق ادا کرو۔ اسلام نے تو یہ تعلیم شروع میں ہی دی۔ یورپ میں تو یہ تعلیم کچھ دہائیاں پہلے آئی کہ عورت کا حق ہے کہ اگر مرد اس پر ظلم کرتا ہے تو وہ اس سے طلاق لے لے۔ عورت کا حق ہے کہ اس کو وراثت میں حصہ دیا جائے۔ عورت کا حق ہے کہ اس کو تعلیم حاصل کرنے کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں اور بیشمار حقوق ہیں بلکہ بانی اسلام ﷺ نے فرمایا کہ عورت اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہے اس کی وجہ سے وہ بچوں کو جنت میں بھیجتی ہے یا بچوں کو کہا کہ تمہاری جنت تمہاری ماں کے پاؤں کے نیچے ہے، باپ کے پاؤں کے نیچے نہیں، ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس لئے کہ عورت کا ایک مقام ہے۔ عورت وہ ہستی ہے جس نے بچے کی پیدائش کے بعد اس کو پالا پوسا بڑا کیا اس کی پرورش کی اس کیلئے قربانی دی اس کی تربیت کی اس کے حق ادا کئے۔ پس یہ عورت کا اسلام میں مقام ہے۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ ہم نے مصافحہ نہیں کیا یا ہاتھ نہیں ملایا تو یہ میرے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں۔ بعض مذہبی روایات ہوتی ہیں، تعلیمات ہوتی ہیں جن کو دوسرے کلچر والوں کو بھی قبول کرنا چاہئے۔

اب یہ سوال تو یہاں آگیا کہ ہم مرد شائد حق ادا نہیں کر رہے، لیکن اگر ایک احمدی عورت یہ کہے کہ میں نے مصافحہ نہیں کرنا تو اس کیلئے پھر کیا جواب ہوگا۔ پس یہ دونوں طرف کی چیزیں دیکھنی ہوتی ہیں اور اصل حق یہ ہے کہ اگر عورت کو ضرورت ہے تو اس کی حفاظت کی جائے اور اس کو تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔ یہ ہے عورت کا اصل حق، اس کو ملنا چاہئے اور بیشمار حقوق ہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ اب یہ بعض مذہبی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ بینن میں امریکہ کی ایک پروفیسر وہاں آئی ہوئی تھیں سائنس کے exchange پروگرام میں اور یہودی تھی۔ وہ مجھے ملیں اور انہوں نے مجھے کہا کہ ہمارے یہودیت کے مذہب میں مرد سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ بڑی اچھی بات ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں نہیں جائز ہے۔ لیکن اگر یہاں کوئی یہودی عورت یہ آکر کہے کہ میں مرد سے مصافحہ نہیں کروں گی یا یہودی مرد کہے کہ ہماری عورتوں سے مصافحہ نہیں کرنا تو بالکل قانون بدل جائے گا۔ قانون ایک ہونا چاہئے۔ فوراً antisemitism کا قانون لاگو ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ جو قانون رکھنا ہے وہ ایک قانون ہونا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ انصاف سے ایک دوسرے کو سمجھیں۔ بیشک کسی کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئے۔ پہلے اگر بتایا جاتا ہے کہ یہ ہماری تعلیم ہے اور اس تعلیم کے مطابق یہ عمل کرتا ہوں تو میرا نہیں خیال کہ کسی کو جذباتی ٹھیس پہنچتی ہو۔ ہاں اگر جذباتی ٹھیس پہنچتی ہے کسی کو وہ انتہائی غلط ہے اور اس کیلئے ہمیں پہلے سے انتظام کرنا چاہئے اور اگر کسی کو جذباتی ٹھیس پہنچائی ہے تو پھر اس سے معافی بھی مانگنی چاہئے۔ بہرحال اگر اس وجہ سے بعض عورتوں کو جذباتی ٹھیس پہنچی ہے تو میں ان سے معذرت کرتا ہوں اور بعض مردوں کو جو احمدی مسلمان نہیں ہیں ہماری کسی احمدی عورت کے ہاتھ نہ ملانے کی وجہ سے جذباتی ٹھیس پہنچی ہے تو میں ان عورتوں کی طرف سے بھی معذرت کرتا ہوں۔ لیکن ہمیں ایک دوسرے کو ضرور سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ اس طرح امن کی ویسی فضا پیدا ہو سکتی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہو۔ یہ جو عارضی بعض باتیں ہوتی ہیں یہ ایسی نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے ان کو issue بنالیا جائے۔ بہرحال میں امید رکھتا ہوں کہ اس مسجد بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی اسلام کا صحیح پیغام اس مسجد کے ذریعہ سے پھیلائیں گے جہاں اپنی عبادتوں کا حق ادا کریں گے وہاں اپنے ہمسائیوں کا بھی حق ادا کریں گے اور پہلے سے بڑھ کر کریں گے۔ عورتوں کا بھی حق ادا کریں گے اور مردوں کا بھی حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہماری روایت کے مطابق ہم فنکشن کے آخر میں دعا کرتے ہیں۔ اب میں دعا کروں گا جو لوگ احمدی ہیں وہ میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں گے، جو احمدی نہیں وہ اپنے طور پر جس طرح چاہیں دعا کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا کھایا۔ اس کے بعد سات بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔ اس کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔ لوکل مجلس عاملہ اور مقامی جماعت کے دیگر عہدیداران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچے ایک طرف ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت بچوں کے پاس تشریف لائے اور سب کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

''مسجد بیت السلام'' کی اس افتتاحی تقریب کے بعد سات بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح ،فرنکفرٹ جانے کیلئے روانہ ہوئے۔ نو بجکر پچاس منٹ پر ''بیت السبوح'' میں تشریف آوری ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا۔ بہت سے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور یہ مہمان اس اثر کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ایک مہمان Mr.Wener نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت شاندار تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ خلیفۃ المسیح نے ہمیں مذہب اور کلچر کے فرق کے بارہ میں بھی بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا۔

میں نے آج سے پہلے کبھی خلیفۃ المسیح کو نہیں دیکھا تھا۔ میں تو کہوں گا کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ نے میرے دل پر بہت گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ یہ تو واضح ہے کہ خلیفۃ المسیح جن باتوں کی تبلیغ کرتے ہیں ان پر خود بھی عمل پیرا ہیں۔

جہاں تک مرد کا عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے والے معاملہ کا تعلق ہے تو میرے نزدیک یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ خلیفۃ المسیح نے اس معاملہ کو نہایت خوبصورتی اور عقلی دلیلوں کے ساتھ بیان کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ مسئلہ لوگوں کے بیچ تضاد ڈالنے کا موجب بنتا ہے۔ میں پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر ہوں اور بہت سی مسلمان خواتین میرے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتیں۔ میں اس پر برا نہیں مناتا کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔ خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا کہ اس وقت دنیا میں ہاتھ ملانے سے کہیں زیادہ بڑے مسائل موجود ہیں اس لئے ان چھوٹے چھوٹے مسائل پر لڑنا نہیں چاہئے۔

☆ایک خاتون Mrs Angela Platz صاحبہ نے کہا: مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح نے صرف مذہب کے متعلق ہی بات نہیں کی بلکہ معاشرے کے مسائل پر بھی بات کی خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ اسلام تو بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ آپ نے دوسرے مہمانوں کی باتوں کو بھی quote کیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی شخصیت میں عاجزی ہے اور آپ دوسروں کو بھی سنتے ہیں۔ آپ سوالوں اور تنقید سے بھاگتے نہیں بلکہ آگے بڑھ کر ان سوالوں اور تنقید کا جواب دیتے ہیں۔ موصوفہ نے کہا: آج میں یہاں آنے سے پہلے کافی خوفزدہ تھی اور جب تک خلیفۃ المسیح سٹیج پر نہیں آئے اور اپنی تقریر نہیں شروع کی اس وقت تک میں خوف سے کانپ رہی تھی۔ لیکن جونہی خلیفۃ المسیح نے اپنی بات شروع کی میرا خوف جاتا رہا اور میرا دل پگھل گیا۔ مجھے اندازہ ہوا کہ خلیفۃ المسیح کوئی ایسی شخصیت نہیں ہیں جن سے ڈرا جائے اور نہ ہی اسلام کوئی ایسا مذہب ہے کہ جس سے ڈرا جائے۔

☆ایک مہمان خاتون Mrs Goebel صاحبہ نے کہا: آج میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اسلام کے بارہ میں یہ باتیں میرے لئے باعث حیرت تھیں۔ خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ امن کے قیام کی کنجی اسی بات میں ہے کہ آپ کی توجہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف ہو نہ کہ اپنے حقوق کے مطالبہ کی طرف اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک قابل تقلید تعلیم ہے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ انہوں نے فرمایا کہ یہاں پر موجود مسلمانوں کو جرمن زبان سیکھنی چاہئے۔ اکثر مسلمان مذہبی لیڈرز یہ باتیں نہیں کہتے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خلیفۃ المسیح integration کرنے میں سنجیدہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہ فرمانا بھی تسلی کا باعث تھا کہ مسلمانوں کو اس قوم کی ترقی کیلئے کام کرنا چاہئے، جس میں وہ رہتے ہیں اور اس ملک سے وفاداری کرنا اسلام کا حصہ ہے۔ جہاں تک عورت کا مرد سے ہاتھ ملانے کا تعلق ہے تو اس بارے میں مَیں کہنا چاہتی ہوں کہ چند سال قبل میں روس گئی جہاں بعض مقامی لوگوں نے جو مسلمان بھی نہیں تھے میرے ساتھ ہاتھ نہیں ملایا۔ پہلے تو مجھے بڑا ملال محسوس ہوا لیکن بعدازاں مجھے پتہ چلا کہ یہ ان لوگوں کے رسم و رواج ہیں ورنہ یہ لوگ دوسروں کے ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بھی یہی فرمایا کہ وہ عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتے لیکن جہاں کہیں عورت کو تحفظ کی ضرورت ہوگی وہ عورت کی حفاظت کرنے والوں میں سب سے آگے ہوں گے۔ میرے خیال میں اس قسم کے مسائل صرف تفرقہ ہی ڈالتے ہیں۔ اس لئے ان مسائل کو کھول کر بیان کرنا چاہئے اور خلیفۃ المسیح نے یہ مسائل نہایت وضاحت اور عقلی دلائل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔

☆ایک اور جرمن مہمان نے کہا: مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح نے عورت اور مرد کے ہاتھ ملانے والے معاملہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ کا خطاب سننا میرے لئے باعث عزت تھا۔ خلیفۃ المسیح کے دلائل کو ردّ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ہمارے معاشرے کیلئے کوئی عام بات نہیں کہ مسلمان مرد عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے لیکن خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا ہے کہ ایک امن پسند اور tolerant معاشرہ میں ہمیں ایک دوسرے کے عقائد کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ایک مہمان Sebastian Koch صاحب نے کہا: آج میں نے دیکھا کہ اسلام دوسروں کو برداشت کرنے والا اور انہیں خوش آمدید کہنے والا مذہب ہے۔ اسلام تنگ ذہنی کا مذہب نہیں بلکہ ایک کھلا مذہب ہے۔ آپ کے خلیفہ نے نہایت زبردست خطاب کیا۔ میں نے دیکھا کہ خلیفۃ المسیح ہمارے ساتھ عزت سے پیش آئے اور باوجود اس کے کہ ہم مسلمان نہیں ہمیں بطور ایک انسان کے اہمیت دیتے ہیں۔ آپ نے بڑی کھلی باتیں کی ہیں مگر نہایت پیار اور محبت کے ساتھ۔ خلیفۃ المسیح نے بالکل درست کہا کہ مذہب اور کلچر کے درمیان فرق ہے۔ پہلے میں مسلمانوں سے اتفاق نہیں کرتا تھا کہ وہ مخالف جنس کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتے لیکن اب میں خلیفۃ المسیح سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کا حق ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کی اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ عورتوں کو زبردستی ہاتھ ملانے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہئے۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر تفرقہ نہیں ڈالنا چاہئے اور میں خلیفۃ المسیح کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔

☆ایک خاتون مہمان Mrs Iris van der Meer صاحبہ نے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے نہایت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی باتیں حکمت کی باتیں تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفۃ المسیح ایک روحانی شخصیت ہیں۔ آج کل کے اس دور میں خلیفۃ المسیح جتنا عظیم لیڈر عام لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہیں بیٹھتا۔ اس لئے میں خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

☆ایک مہمان Thomas Genke صاحب نے عورت اور مرد کے ہاتھ نہ ملانے پر اپنے ایڈریس میں کافی تنقید کی تھی۔ موصوف نے جب حضور انور کا خطاب سنا تو کہنے لگے: خلیفۃ المسیح نے میری تنقید کے جواب میں جو نکات بیان فرمائے ہیں مَیں ان کو سراہتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے بڑی وضاحت اور حوصلہ کے ساتھ میری باتوں کا جواب دیا اور اپنے عقیدہ کا دفاع کیا۔ میں بہت خوش ہوں کہ خلیفۃ المسیح نے میری باتوں کو نظرانداز نہیں کیا بلکہ عقلی دلائل کے ساتھ جواب دیا۔

☆ایک خاتون Mrs Espeloer صاحبہ Mr Genke صاحب کے ساتھ آئی تھیں، جنہوں نے عورت اور مرد کے مصافحہ کرنے کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ موصوفہ نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ خلیفۃ المسیح نے Mr Genke کی طرف سے اٹھائے گئے تمام سوالات کا جواب دیا۔ گزشتہ سال مجھے جب دعوت نامہ دیا گیا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ احمدی مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملائیں گے۔ یہ پڑھ کر مجھے شدید دکھ ہوا تھا۔ لیکن آج جس طرح خلیفۃ المسیح نے ہاتھ ملانے کے حوالہ سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے مجھے خط بھجوانے سے پہلے بتادیتے تو مجھے اسی وقت سمجھ آجاتی۔ گو کہ میرا ماننا ہے کہ عورت مرد کے ساتھ ہاتھ ملاسکتی ہے لیکن خلیفۃ المسیح کے خطاب نے میرا یہ نظریہ تبدیل کردیا ہے کہ ہمیں اپنے رسوم و رواج دوسروں پر زبردستی نہیں ٹھونسنے چاہئیں اور دوسروں کے عقائد اور نظریات کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ایک مہمان Mrrudolfremishc صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ میں خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ حقیقی integration کیا ہوتی ہے۔ حقیقی integration یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر امن کے ساتھ رہیں اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Mrs Lidaare-misch صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت ہی شاندار تھا۔ مَیں نے ہمسائیوں کے حوالہ سے ایسی زبردست تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کردے جیسا کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ یقیناً یہی امن کی مکمل تعریف ہوسکتی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح نے ہاتھ ملانے کے حوالہ سے بھی بات کی۔ ضروری نہیں کہ اس کمرہ میں موجود ہر شخص نے خلیفۃ المسیح کی باتوں سے اتفاق کیا ہو لیکن میں مکمل طور پر خلیفۃ المسیح کی باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ ہمیں دوسروں کی خوبیوں کو سراہنا چاہئے۔ یہی بات میں نے آج خلیفۃ المسیح سے سیکھی ہے کہ integration کیلئے دونوں طرف سے مفاہمت کا ہونا ضروری امر ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ مسلمان سُور کا گوشت نہیں کھاتے۔ اس لئے اگر میں مسلمانوں کو اپنے گھر مدعو کروں گی تو ان کیلئے کوئی اور گوشت بناؤں گی۔ یہ تو بنیادی سی بات ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان مرد میرے ساتھ ہاتھ ملانا نہیں چاہتے تو میں کیوں زبردستی انہیں ہاتھ ملانے پر مجبور کروں۔

☆ایک مہمان Ulrich Thor صاحب نے کہا: میں مسجد کا قریب ترین ہمسایہ ہوں اس لئے میں اسلام میں ہمسایوں کے حقوق کے حوالہ سے جان کر بہت خوش ہوا ہوں اور اب مجھے اس مسجد کے حوالہ سے کسی قسم کے کوئی خدشات نہیں ہیں۔ اب میں اس احساس کے ساتھ واپس گھر جاؤں گا کہ مجھے مسجد سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور مجھے خوشی ہے کہ یہاں مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ آج اس دنیا میں موجود مسائل مسلمانوں یا اسلام کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ بعض شدت پسندوں کی وجہ سے ہیں جو ہمیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور ان کا تعلق مذہب کے ساتھ نہیں ہے۔

☆پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Paul Gerhard Zywitz صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خدا کی عبادت اور ہمسائیوں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

☆Anke Weidendahl کا تعلق بچوں اور نوجوانوں کے امور کے بارہ میں قائم شدہ ادارے سے ہے۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

خلیفۃ المسیح اور جماعت کے افراد کے مابین ایک قربت ہے جو واضح نظر آتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے ایک چھوٹی سی جماعت کیلئے اپنا وقت نکالا حالانکہ جماعت کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اگر کسی چھوٹے سے گرجہ کا افتتاح ہو تو پوپ کبھی وہاں نہیں آئے گا۔ لیکن آج خلیفۃ المسیح ایک ایسی جماعت میں تشریف لائے جسکی کل تعداد صرف 110 ہے۔

☆ Mrs Schroter صاحبہ کا تعلق بھی بچوں اور نوجوانوں کے ایک ادارے سے ہے۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ خلیفۃ المسیح نے فی البدیہہ تقریر کی ہے اور مختلف مضامین کے متعلق خوب روشنی ڈالی ہے۔ حضور نے اپنی تقریر میں جو جوابات دیئے ان کا مقصد اگلے بندے کا منہ بند کرنا نہیں تھا بلکہ دوسروں کو پُر حکمت دلائل سے قائل کرنا تھا۔ خلیفۃ المسیح ایک باپ کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے حساس ترین مسائل کے بارہ میں بات کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ آپ نے لوگوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے کہ اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود عام لوگوں سے معذرت کی۔

......☆......☆......☆......

7/ستمبر 2016 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی مختلف 36 جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ آج 47 فیملیز کے 176 افراد اور 52 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں پاکستان ، بلغاریہ، شارجہ، قادیان (انڈیا)، بنگلہ دیش ،یونان، نائیجر، رومانیہ، سعودی عرب اور جزائر فجی سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

''مسجد بیت السبحان'' کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق Morfelden Walldorf شہر میں ''مسجد بیت السبحان'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا پانچ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ سے Morfelden شہر کا فاصلہ 32 کلومیٹر ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت السبحان تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد ،مرد وخواتین ، جوان بوڑھے، بچے بچیاں، آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کیلئے آج کا بابرکت دن انتہائی خوشی ومسرت کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کے شہر کی سرزمین پر دوسری مرتبہ پڑ رہے تھے۔ قبل ازیں 24/ جون 2013 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس شہر میں تشریف آوری ہوئی تھی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبحان کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ آج دوسری بار حضور انور اس مسجد کے افتتاح کیلئے تشریف لائے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد اور دیدار کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کر رہا تھا۔ خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ لوکل امیر جماعت Morfelden مکرم محمد اکرم صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم فرزان احمد خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر Morfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker صاحب نے (جو اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے) حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ اسکے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد بیت السبحان کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ احتشام احمد نے کی اور اسکا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم محمد فاتح کاشف نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ Morfelden Walldorf اصل میں دو اکٹھے شہر ہیں، جن کی کل آبادی 34 ہزار سے زائد ہے اور اس شہر میں 100 مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ اس شہر کی تاریخ تین سے چار ہزار سال پرانی ہے۔ 830ء میں اس شہر کے نام کا ذکر ملتا ہے۔ اس شہر میں جماعت کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ یہاں 1968-69ء کے سالوں میں احمدیت آئی اور بعض لوگ یہاں آکر آباد ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ یہ جماعت تین حلقوں میں تقسیم ہے اور یہاں کی تجنید 740 ممبران پر مشتمل ہے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ جب مسجد کی تعمیر کیلئے کارروائی شروع ہوئی تو یہاں مختلف طور کا ردّ عمل دیکھنے میں آیا۔ ایک ہمسائے نے خوف کا اظہار کیا ،جس پر شہر کے میئر صاحب نے اس ہمسایہ کو اور امیر صاحب جرمنی کو مدعو کیا اور اس طرح اس ہمسائے کا خوف دُور کیا گیا۔ اس کے علاوہ اکثریت نے خوشی کا اظہار کیا کہ اس جگہ مسجد بن رہی ہے۔ ایک خاتون جس کا نام Rafaella Kelly تھا اتنی متاثر ہوئی کہ اس نے بعد میں بیعت بھی کی۔

امیر صاحب نے کہا کہ جماعت یہاں خدمت خلق کے کاموں میں بہت نمایاں ہے۔ سال کے شروع میں وقار عمل ہوتا ہے۔ سارے شہر کی صفائی ہوتی ہے، پھر Charity Walk کے ذریعہ چیرٹی آرگنائزیشن کی مدد کی جاتی ہے، پودے لگائے جاتے ہیں اور دیگر مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں علاقہ کے میئر صاحب بھی اکثر شامل ہوتے ہیں۔

مسجد کے کوائف کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 1586 مربع میٹر ہے، جو پانچ لاکھ یورو کی لاگت میں خریدا گیا تھا۔ یہ دومنزلہ مسجد ہے۔ اس مسجد کے دو ہال ہیں، ایک ہال کا رقبہ 114 مربع میٹر اور دوسرے ہال کا رقبہ 131 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی 13.45 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ مسجد کے دونوں ہالز کے علاوہ بعض دفاتر ، ایک Multi functional room اور ایک کچن بھی ہے۔ یہاں بیس گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Jochen Muhl نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ یہ مسجد مکمل ہوگئی ہے۔ پادری صاحب نے کہا مسجد ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں عبادت بجالائی جاتی ہے اور جہاں انسان اپنے خدا کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں انسان اکٹھے ہو کر خدا کو تلاش کرتے ہیں۔ پادری صاحب نے بتایا کہ آپ کا جو سلوگن ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' بہت سی گاڑیوں پر لکھا ہوا ملتا ہے۔ سڑک پر چلتے ہوئے پتہ چل جاتا ہے کہ احمدی گاڑی چلا رہا ہے اور یہ کہ اس شہر میں مختلف قسم کے لوگ اکٹھے رہ رہے ہیں۔

اب یہ بات مسجد کے مینار سے بھی ظاہر ہو رہی ہے اور پہلے گرجوں کے میناروں سے بھی نظر آرہا تھا کہ یہاں اس شہر میں جو مختلف اقوام آباد ہیں وہ باہمی مل جُل کر رہتے ہیں۔ بعد ازاں بدھ مذہب کے نمائندہ، بدھ تنظیم کے صدر Matthias Groninger نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو اپنے دل کی گہرائی سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر اور باعث عزت ہے کہ خلیفۃ المسیح آج ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ موصوف نے مسجد کی تکمیل پر جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مسجد ایک امن کا نشان ہے۔ Morfelden Walldorf ایک ایسا شہر ہے جس میں مختلف قوموں کے لوگ اکٹھے ہو کر مل جُل کر رہتے ہیں اور آج ہمیں موجودہ حالات میں پہلے سے بڑھ کر ایسے امن کے نشانوں کی ضرورت ہے۔ موصوف نے کہا بدھ مذہب کے نمائندہ کے طور پر وہ اس بات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ بنیادی طور پر مسلمانوں میں، عیسائیوں میں اور بدھ ازم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ یہ سب مذاہب امن قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ موصوف نے کہا خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ اس ظلمت اور فساد کے زمانے میں مسجد سے نور پھیلانے والے ہوں۔ اور باہمی پیار ومحبت سے اور امن سے رہنے والے ہوں۔ کیونکہ امن ایک ایسا پُل ہے جس پر چل کر ہم انسانیت کو بچاسکتے ہیں۔ موصوف نے کہا ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف کی بجائے وہ چیزیں تلاش کرنی چاہئیں جو ہم میں مشترک ہیں اور ہم میں ایک ہیں، اس کی بہترین مثال جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے۔ ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں۔'' آخر پر بدھ مذہب کے نمائندہ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد علاقہ کے میئر Heinz Peter Becker صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے آج اس بات کی خوشی ہے کہ مجھے مسجد کے موقع پر استقبال کرنے کی توفیق ملی ہے۔ سال 2013 میں جب خلیفۃ المسیح اس مسجد کے سنگ بنیاد کیلئے تشریف لائے تھے تو مجھے حضور انور کا استقبال کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ میئر صاحب نے کہا جرمنی کے آئین میں یہ بات شامل ہے کہ انسان کو مذہبی آزادی ملے۔ آئین میں موجود ہے کہ آزادی ضمیر کے خلاف کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ہر قسم کے فتنہ وفساد اور جنگ وجدال سے دُور رکھتی ہے اور پُرامن شہری کی حیثیت سے زندگی گزارتی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت ہمارے شہر کا حصہ ہے۔ آپ کی یہ مسجد ایک ایسی جگہ ہوگی جہاں آپ اپنے مذہب کے مطابق عبادات بجالاسکیں اور اپنے تمام پروگرام منعقد کرسکیں۔ آج آپ کی مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کی دیرینہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔ آخر پر میئر صاحب نے شہر کی انتظامیہ اور تمام شہریوں کی طرف سے مبارکباد پیش کی اور اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

بعد ازاں سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اس جگہ پر اس شہر

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مسجد کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور پھر اس کی تعلیم کے مطابق یہ بھی دیکھیں کہ اس عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد اردگرد کے لوگوں کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ ایک دوسرے کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پس جب مسجد کا یہ تصوّر ہو کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور دوسرے اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ کسی بھی قسم کے تحفظات مسلمانوں کے بارہ یا مسجد میں آنے والوں کے بارہ میں اس علاقہ میں، اس شہر میں ہوں۔ پس حقیقی مسلمان تو اس سوچ کے ساتھ اپنی مسجدیں تعمیر بھی کرتے ہیں اور ان کو آباد بھی کرتے ہیں۔

ایک بڑی دلچسپ معلومات مجھے ہمارے نیشنل امیر صاحب کے ایڈریس سے ملی کہ یہ شہر جو کھدائیوں سے ثابت ہوتا ہے تین چار ہزار سالوں پُرانا شہر ہے۔ گویا کہ یہ شہر اس زمانہ کا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دنیا میں موجود تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا کہ ان کی نسل میں سے نبوت قائم ہوتی چلی جائے۔ ہمارے ایمان کے مطابق دونوں بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام بھی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی۔ ان کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا کہ وہ نبوت کے مقام پر پہنچے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہمارے ایمان کے مطابق اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے مطابق جو انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کرتے ہوئے کیں وہ نبی مبعوث ہوا جو مکمل اور کامل شریعت کے ساتھ آیا اور تمام مذاہب کی خوبیاں اس شریعت میں شامل کر دی گئیں اور آئندہ کیلئے بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع علم آپ کے ذریعہ سے دنیا کو بتا دیا یا دنیا کو اُس وسیع علم کا ادراک دے دیا یا اس علم سے آگاہ کر دیا۔ پس اس لحاظ سے سوچیں کہ اس زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو اس علاقہ میں رہتے تھے مکہ میں آ کر اپنی نسل کو بھی آباد کیا، یہ نہیں پتا تھا کہ ہزاروں میل دُور ایک اور شہر بھی ہے جہاں ایک زمانہ میں ان کے ماننے والے موجود ہوں گے اور پھیل جائیں گے جو دنیا کے اس وقت تین بڑے مذہب گنے جاتے ہیں۔ تعداد کے حساب سے عیسائیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ پھر مسلمان ہیں۔ پھر یہودی ہیں۔ وہ سب اس وقت اس شہر میں موجود ہیں اور اگر سب اپنے دین پر قائم ہوں تو کبھی ایسے حالات پیدا نہ ہوں جس سے امن کی صورت حال خراب ہو اور فتنہ اور فساد پیدا ہو۔

مساجد یا کوئی بھی جگہ جو عبادت کیلئے بنائی جاتی ہے اس کا مقصد تو یہ ہے کہ امن قائم کریں۔ اس بارہ میں ہمارے بدھسٹ دوست جو یہاں کی تنظیم کے صدر ہیں انہوں نے بھی کہا کہ مسجد امن کی نشانی ہے بلکہ ہر حقیقی عبادت گاہ امن کی نشانی ہونی چاہئے۔

قرآن کریم میں جہاں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی یا آنحضرت ﷺ کو جنگ کی اجازت دی گئی وہاں جنگ کی اجازت امن قائم کرنے کیلئے دی گئی اور ہر مذہب کا حق قائم کرنے کیلئے جنگ کی اجازت دی گئی۔ اگر ہم اسلامی تاریخ دیکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ مکہ میں تیرہ سال تک بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مختلف قسم کی persecution کا سامنا کرنا پڑا۔ شدّت پسندوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے بہت سے ماننے والے شہید کئے گئے اور اس کے بعد جب آپ نے مدینہ میں ہجرت کی اور وہاں یہودیوں اور مختلف قبائل کے ساتھ معاہدہ کے بعد ایک نظام حکومت قائم ہو گیا اور آپؐ کو مشترکہ طور پر اس حکومت کا سربراہ بھی چن لیا گیا۔ تو اس وقت مکہ کے جو مشرکین تھے انہوں نے سوچا کہ یہ لوگ تو اب امن سے رہنے لگ جائیں گے اور امن سے رہنے والے پھر جب امن کا پیغام دیتے ہیں، محبت اور پیار کا پیغام دیتے ہیں تو یہ پیغام پھر دنیا میں پھیلتا بھی ہے اور اس طرح یہ دنیا میں اس شہر سے نکل کر پھیل بھی جائیں گے۔ تب انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا اور جب حملہ کیا تو اس وقت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ اگر اب ان ظالموں کے ہاتھ نہ روکے گئے تو صرف یہ نہیں کہ یہ لوگ اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں یا مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں بلکہ بڑے واضح طور پر قرآن کریم میں یہ فرمایا گیا کہ اب تمہیں ان کو جواب دینے کیلئے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے اور اگر اب ان کے ہاتھ نہ روکے گئے تو پھر نہ دنیا میں کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی temple باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادت گاہ باقی رہے گی اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی۔ گویا کہ اسلام نے تمام مذاہب کی حفاظت کا اعلان کر دیا کہ اگر یہ لوگ جو اس وقت اسلام کے خلاف ہیں یہ اسلام کے خلاف نہیں، یہ مذہب کے خلاف ہیں۔ یہ ان باتوں کے خلاف ہیں جو مذہب پھیلانا چاہتا ہے اور وہ بات یہی ہے کہ محبت، پیار اور امن سے رہو اور ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی تعلیم لائے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی تعلیم لائے۔ ہمارے ایمان کے مطابق حضرت بدھا علیہ السلام بھی نبی تھے، وہ بھی یہی تعلیم لائے۔ ہندوؤں میں بھی نبی اترے اور دوسری قوموں میں بھی نبی اترے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس کا حق ادا کرو اور آپس میں پیار و محبت سے رہو۔ پس اسلام میں جب اجازت دی گئی تو گویا اس سوچ کے ساتھ اجازت دی گئی کہ اب مسلمان کا فرض یہ ہے کہ صرف اپنے دین کی اور مسجد کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور synagogue کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے مذہبوں کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم احمدی دنیا میں پھیلاتے ہیں جو ہم نے بانی اسلام ﷺ سے سیکھی، جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور جس کو خوبصورت کر کے اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔ پس اس تعلیم کے بعد تو یہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ کہیں بھی مسجد بنے، حقیقی مسلمانوں کی مسجد بنے اور وہاں سے کسی بھی قسم کی بدامنی کا نعرہ بلند ہو۔ کسی بھی قسم کے حق غصب کرنے کا نعرہ بلند ہو۔ مسجدیں تو ہیں ہی ایک خدا کے حق ادا کرنے کیلئے دوسرا بندوں کا حق ادا کرنے کیلئے۔ یہاں multi purpose ہال بنایا پھر جو main hall ہے مسجد کا وہ اسلئے ہے کہ جب لوگ یہاں اکٹھے ہوں عبادت کیلئے جمع ہوں تو عبادت کے بعد پھر یہ سوچ بھی رکھیں اور اس بارہ میں بھی منصوبہ بندی کریں کہ ہم نے اب انسانیت کی کس طرح خدمت کرنی ہے۔

یہ بات جو یہاں کے امیر صاحب نے بتائی کہ یہاں لوگوں میں کچھ خوف بھی پیدا ہوا تھا اور پھر مل بیٹھ کر خوف دُور ہو گیا۔ پس کسی بھی خوف کو دُور کرنے کیلئے یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ انسان ایک دوسرے کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں۔ ایک دوسرے کی تعلیم کو دیکھیں۔ نہ کوئی انسان کبھی کامل ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ جس حد تک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اپنے اپنے زمانہ میں کامل کرنا ہوتا ہے ان کو کرتا ہے تاکہ وہ مثال بن جائیں اور ہمارے نزدیک نبی کریم ﷺ وہ کامل، وہ مکمل انسان تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کیلئے نبی بنا کر بھیجا۔ لیکن ہم عام آدمی جو ہیں ان میں کوئی کاملیت نہیں ہو سکتی۔ غلطیاں ہر ایک میں ہوتی ہیں۔ کمزوریاں ہر ایک میں ہوتی ہیں۔ اچھائیاں بھی ہوتی ہیں۔ پس ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور کمزوریوں کو نظرانداز کرنا چاہئے تاکہ امن، پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو اور یہی وہ سوچ ہے جب آپس میں مل جل کر بیٹھیں تو ایک دوسرے کا مزید علم حاصل ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی خوبیاں نظر آتی ہیں۔ پس مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے تعمیر ہونے کے بعد اب یہاں سے جماعت احمدیہ کے لوگ مزید اس خوبصورت پیغام کو اور اپنے عمل سے دنیا کو بتائیں گے اور اس خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنے عمل سے یہ بتائیں گے کہ مسجد اصل میں امن کی جگہ ہے اور ہمارے ہمسائے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں اور ہمارے سب دوست اگر کوئی ایسے موقعے پیدا ہوں کہ جہاں کوئی غلط فہمیاں پیدا ہوں تو ان کو مل بیٹھ کر ہمیشہ دُور کرتے رہیں گے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ ہر انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں اور کوئی بشر کمزوریوں سے پاک نہیں۔ اس مسجد کا نام جب سبحان رکھا گیا تو اس لئے کہ پاک ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جو مکمل طور پر پاک ہے اور وہ اپنے پیاروں کو، انبیاء کو پاکیزگی کے جس حد تک اعلیٰ مقام دیتا ہے اس کے بعد ہر ایک اس پاکیزگی سے حصہ لیتا ہے جس کا جتنا جتنا تعلق اس پاک ذات سے ہو۔ یہ مسجدیں اس لئے بنتی ہیں کہ یہاں آ کر اس پاک خدا کی عبادت کی جائے اور اس کا پیار اور قرب حاصل کیا جائے۔

جیسا کہ میں نے خدمت کا ذکر کیا، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کا اور ہمارے امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں چیریٹی واک ہوتی ہے اس لئے مقامی چیریٹیز کی ہم مدد کرتے ہیں۔ یہی ایک مقصد ہے جو بانی جماعت احمدیہ نے اپنی بعثت کا بتایا کہ خدمت خلق کرو۔ لوگوں کے کام آؤ اور اسی مقصد کو پُورا کرنے کیلئے جماعت احمدیہ بلا امتیاز مذہب اور نسل کے ہر ایک کی اور ہر جگہ خدمت کرتی ہے۔ یہاں ہم ضرور تمندوں کیلئے، ہسپتالوں کیلئے یا بعض اداروں کیلئے چیریٹی جمع کرتے ہیں اور ان کو دیتے ہیں۔ افریقہ میں ہم ان کی ضروریات پورا کرنے کیلئے وہاں ہسپتال بھی کھولتے ہیں۔ ان کی مدد کرتے ہیں۔ سکول کھولتے ہیں تاکہ غریبوں کی مدد ہو اور تعلیم حاصل ہو۔ پھر مختلف سہولیات کے projects شروع کئے ہوئے ہیں تاکہ غریبوں کی مدد ہو۔ افریقہ میں اگر کسی کو جانے کا اتفاق ہوا ہو اور وہاں آپ دور دراز کے گاؤں میں جائیں تو دیکھیں گے کہ چھوٹے بچے دس بارہ سال کے بچے اپنے سروں پر بالٹیاں اٹھائے کئی کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ایک گندے تالاب سے پانی لے کر آتے ہیں۔ اس تالاب میں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اور اس تالاب سے جانور بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں اور اس کو contaminate بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن وہی لوگ وہ پانی لے کر آتے ہیں اور بغیر کسی treatment کے اس پانی کو پھر استعمال بھی کر لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔ ہم تو یہ یہاں ان ترقی یافتہ ملکوں میں تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارے بچے کہیں ہلکا سا بھی ایسا گندا پانی پی لیں جو ان کی صحت خراب کرنے والا ہو۔ کجا یہ کہ بچوں کو بھیجا جائے کہ جاؤ کئی کلومیٹر کا سفر طے کرو اور وہاں سے ایک بالٹی پانی کی اٹھا کر لاؤ جو ہمارے پینے کے اور کھانا پکانے کے کام آئے۔ پس ایسی جگہوں پر ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہاں مختلف energy sources کے ذریعہ سے زیادہ تر solar energy سے water well بھی لگائے ہیں اور پھر hand pump بھی لگائے ہیں تاکہ زمین کا صاف پانی جو صحت کیلئے اچھا ہے وہ ان کو میسر آ جائے۔ یہ خدمات ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے اور بغیر کسی تفریق کے کرتی ہے۔

اور یہ تفریق کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ کہا کہ تمہیں مختلف قبائل اور قوموں میں پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن اس لئے نہیں ہے کہ کسی قوم میں اور کسی قبیلہ میں کوئی بڑائی ہے بلکہ اس لئے تاکہ تمہاری پہچان ہو اور وہ پہچان قائم کرنے کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو اور تقویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقام کو پہچانو۔ اس کی عبادت کرو اور اس کی مخلوق کی خدمت کرو اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ پس یہ وہ سوچ ہے جو جماعت احمدیہ کی ہے۔ یہ وہ سوچ ہے جس سے جماعت احمدیہ دنیا میں کام کرتی ہے اور یہ وہ سوچ ہے جس سے دنیا میں امن اور محبت اور پیار کی فضا قائم ہو سکتی ہے اور جس جس طرح جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے، جس جس طرح ہم مساجد تعمیر کر رہے ہیں یہ پیار اور محبت اور امن کا پیغام اسی طرح مزید وسیع ہو کر پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ یہاں کے رہنے والے احمدی اس پیار اور محبت کے پیغام کو اور اپنی عبادتوں کے معیار کو پہلے سے زیادہ بڑھا کر پیش کرنے والے ہوں گے اور ہر دن جو چڑھے گا وہ ہمسائیوں کو، اس شہر کے لوگوں کو یہ احساس دلانے والا ہوگا کہ اس علاقہ میں مسجد بنا کر ہم نے نہ صرف اپنی عمارتوں کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے بلکہ ہم نے ان لوگوں کو ایک ایسی جگہ دے دی جو ہمیں نہ صرف امن کی تعلیم دینے والے ہیں بلکہ ہمارے امن کا

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

تحفظ کرنے والے ہیں اور ہماری عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ احمدی اس سوچ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں اور ہم اس دنیا کو جو تباہی کی طرف جارہی ہے ہر روز جو نیا دن چڑھتا ہے وہ اس خوف کو لئے پیدا ہوتا ہے کہ کہیں کوئی بین الاقوامی جنگ ہی نہ چھڑ جائے یا ہمارے علاقہ میں کوئی بدامنی کا واقعہ نہ ہوجائے۔لیکن اگر ہم اس سوچ کے ساتھ رہنے والے ہوں گے تو اس بدامنی کو دور کرنے والے ہوں گے اور ہر دن جو چڑھے گا ہمارے اندر یہ سوچ پیدا کرنے والا ہوگا اور ہمارے اندر یہ تحفظ پیدا کرنے والا ہوگا کہ ہمارا ماحول ایک دوسرے کو امن دینے والا ہے اور ہم پُرامن ہیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں اور احمدی اس کا سب سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے ہوں۔شکریہ۔

اب میں دعا کراؤں گا۔ ہم احمدی تو اپنے رواج کے مطابق ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔مہمان دعا میں جس طرح شامل ہونا چاہیں وہ ہوسکتے ہیں۔دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعا کروائی۔ بعدازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے احاطہ میں سیب کا پودا لگایا اور علاقہ کے میئر نے ناشپاتی کا پودا لگایا۔

اس کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔لوکل امارت کی مجلس عاملہ اور دیگر مقامی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو جو ایک قطار میں ایک طرف کھڑے تھے چاکلیٹ عطا فرمائے۔''مسجد بیت السبحان'' کی اس افتتاحی تقریب کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح فرنکفرٹ جانے کیلئے روانہ ہوئے۔نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر پچاس منٹ پر بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ان کے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔بعض مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں۔

☆ایک سٹوڈنٹ مریم صاحبہ کہتی ہیں: مَیں چرچ میں کام کرتی ہوں اس لئے میں اس تقریب کو بہت سراہتی ہوں جو مذہب میں خوبیوں کے بارہ میں تھی۔ ان کے الفاظ موہ لینے والے تھے اور اگر آپ اس کا خلاصہ نکالیں تو وہ پیار، امن اور رحم بنتا ہے۔ مجھے پہلی دفعہ اردو زبان سننے کا بھی موقع ملا جس سے میں نے خوب حظ اٹھایا۔

☆ایک مہمان Mr. Weinisch نے اپنے خیالات کے اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۂ وقت کی تقریر بہت جامع تھی اور لوگوں کو قریب لانے والی تھی۔ اس کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ تمام مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے اور وہ امن قائم کرنا ہے۔جس طرح انہوں نے شہروں کی پرانی تاریخ کا موازنہ کیا اور حضرت ابراہیم کے زمانے کا ذکر کیا وہ بہت ہی دلچسپ تھا۔ میں انہیں اس تقریر کے حوالہ سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

☆ایک مہمان Michael Hasslent نے کہا: مَیں ایک مسیحی ہوں، لیکن آج مسلمانوں کے ماحول میں اپنے آپ کو بہت محفوظ اور خوش محسوس کررہا ہوں۔ اب میں آپ کے اگلے جلسہ پر آنا چاہوں گا تاکہ مَیں خلیفہ وقت کو مزید سن سکوں اور زیادہ بڑے پیمانے پر دیکھ سکوں کہ احمدی کتنے پُرامن ہیں اور کیسے امن پھیلاتے ہیں۔ بہترین تعلیم جو خلیفہ وقت نے دی وہ یہ تھی کہ اسلام تمام مذاہب کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ میں خلیفہ وقت کو یہ سب بتانے اور ہمارے تحفظات دُور کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

☆ایک خاتون مہمان Mrs. Doris نے کہا: میرا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے، لیکن خلیفہ وقت میں ایک خاص کشش تھی۔ ان کے الفاظ، موجودگی اور شخصیت میں ایک قدرتی کشش تھی۔ وہ بہت پاک شخصیت ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے صرف 20 منٹ میں اسلام کے بارہ میں اتنا کچھ بتایا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ میڈیا نے اسلام کا غلط نقشہ پیش کیا ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے مجھے اسلام کی تعلیم منٹوں میں دی جارہی ہو۔لوگ آج اسلام کو ISIS کی وجہ سے دہشت گرد مذہب کے طور پر بدنام کرتے ہیں لیکن دوسری طرف خلیفہ وقت ان خیالات اور تصورات کو ردّ کرنے اور انہیں غلط ثابت کرنے کیلئے سب سے زیادہ اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ وہ دور ونزدیک ہر جگہ امن پھیلارہے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اگر خلیفہ وقت کی بات مانی جائے تو ہم دہشت گردی کو بہت جلد روک سکتے ہیں۔ اب یہ مسلمانوں پر ہے کہ وہ اس کی پیروی کریں۔ مجھے یہ بھی اچھا لگا کہ انہوں نے پانی کی اہمیت کا بتایا اور آپ کے بہبود انسانیت کے کاموں کا ذکر کیا۔ مجھے یہ بہت ہی پسند آیا جب انہوں نے کہا کہ ایسا کرنا آپ کا فرض ہے۔ مجھے امید ہے کہ لوگ امن کی اس پیاری روح کو اپنائیں گے جو اس مسجد اور خلیفہ نے ہمیں آج دکھائی ہے۔

☆ایک مہمان Daniella نے کہا: زندگی میں پہلی دفعہ میں نے خلیفہ وقت کو دیکھا اور اس کا مجھ پر بہت اثر ہے۔ میں سکول میں کام کرتی ہوں جہاں بہت سے احمدی طالب علم پڑھتے ہیں، وہ مجھے ہمیشہ خلیفہ وقت کے بارہ میں بتاتے تھے، اس لئے مجھے کافی تجسس تھا۔ان کے الفاظ نے میرے دل پر اثر کیا ہے۔ انہوں نے اسلامی تاریخ بیان کی کہ کیسے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ظلم وتعدی کئی سالوں تک برداشت کرنی پڑی اور جب آپ کو دفاع میں جنگ کی اجازت دی گئی تو اس لئے کہ تمام عبادت گاہوں کا تحفظ کیا جائے۔ یہ بہت دلچسپ تھا اور ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کتنا پُرامن مذہب ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Mrs. Angela جو جرمنی میں پیدا ہوئی اور ان کے والدین سپینش ہیں کہتی ہیں: مَیں آپ کے خلیفہ کو سن کر جذبات سے پُر ہوں۔ ان کے الفاظ خوبصورت، برداشت والے اور امن کے راستے کی نشان دہی کرنے والے تھے۔ انہوں نے اسلام کی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا جن کا ہمیں علم نہیں تھا، جیسے کہ مساوات، آزادی اور امن۔ میں نے خلیفہ وقت کو پہلی دفعہ دیکھا، ان کی شخصیت ایسی ہے کہ آپ خود بخود ان کی عزت اور تعریف کرنے لگتے ہیں۔ جیسے ہی وہ ہال میں تشریف لائے میں نے امن محسوس کیا۔ انہیں دیکھنے اور سننے کے بعد اب مجھے اسلام کا کوئی خوف نہیں رہا۔ جو کہتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے وہ غلط ہیں کیونکہ خلیفہ وقت نے آج ثابت کیا ہے کہ اسلام کا انتہاء پسندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔انہوں نے یہ ثابت کرنے کیلئے قرآن اور ابتدائی اسلام کی مثالیں دیں۔

☆ایک مہمان Jurgen صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں خلیفہ وقت کے الفاظ کی چمک اور اثر دیکھ کر حیران وششدر ہوں۔ یہ ایک عالمانہ تقریر تھی جس میں انہوں نے ابراہیمؑ کا حوالہ دیا اور پھر تمام مذاہب کو جوڑ دیا کہ بہت سے نبی ان کے وارث تھے اور یہ کہ اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی جڑیں ایک ہی ہیں۔خلیفہ وقت اپنی ذات میں پُرکشش اور پیار بھری شخصیت کے مالک ہیں اور ان کی شخصیت پُرخلوص ہے۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو آپ ان کی موجودگی کو محسوس کرسکتے ہیں۔ بہبود انسانیت کے جو کام آپ افریقہ میں کررہے ہیں، انہیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا ہوں۔ یہ جذبات سے پُر بیان تھا جب انہوں نے بیان فرمایا کہ کیسے چھوٹے بچوں کو پانی کی تلاش میں کئی کلومیٹر چلنا پڑتا ہے اور کیسے انہیں وہ پانی پینا پڑتا ہے جو جانور استعمال کرچکے ہوتے ہیں۔اس روشنی میں جماعت احمدیہ بے مثال کام کررہی ہے اور اگر یہ آپ کے مذہب کا حصہ ہے تو یہ حیرت انگیز ہے۔ یہ ہے جو آپ کو لوگوں کو اسلام کے بارہ میں بتانا چاہئے۔

☆ایک خاتون مہمان Mrs. Stuck نے کہا: آج یہ ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ آپ کی مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔میں آپ کی تنظیم سے حیران ہوں اور سب سے زیادہ میں خلیفہ وقت کی زبان کی خوبصورتی اور الفاظ کے خوبصورت چناؤ سے حیران ہوں۔ یہاں امن کا ماحول تھا۔ یہاں آپکے سیکورٹی گارڈز تھے لیکن حقیقت میں آپ کو سیکورٹی گارڈز کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ پُرامن ہیں۔گذشتہ 10 سالوں سے میں خلیفہ کو ٹی وی پر دیکھ رہی ہوں اسلئے آخرکار میں آج ان سے مل کر بہت خوش اور جذبات سے پُر ہوں۔ براہ مہربانی انہیں میری نیک تمنائیں پہنچادیں اور انہیں بتادیں کہ مجھے ان کے کام پر فخر ہے جو وہ دنیا میں امن پھیلانے کیلئے کررہے ہیں اور آج انہیں دیکھنا میرے لئے بڑے اعزاز کا موجب ہے۔

☆ایک مہمان Mr. Stefan نے کہا: جو میں نے سوچا تھا اس سے یہ ایک انوکھا اور مختلف واقعہ تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے کیا امید کی تھی لیکن یہ بالکل بھی ویسا نہیں تھا، بلکہ اسکے برعکس بہت ہی پُرامن ماحول تھا جس میں خلیفہ وقت نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے انکی حفاظت اور ایک دوسرے سے پیار کرنے کی بات کی۔آج میں نے اسلام کے بنیادی اصول سیکھے ہیں اور خلیفۃ المسیح کی یہ بات سن کر بہت اچھا لگا کہ ہمیں ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی خوبیوں پر توجہ دینی چاہئے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا جب انہوں نے اسلامی تاریخ بیان کی اور یہ کہ کیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے گھر سے ہجرت کرنی پڑی مگر پھر بھی ان پر ظلم ہوتا رہا۔ مجھے ایسا لگا جیسے انہوں نے اسلام کے بارہ میں رازوں کی کتاب کھول دی ہو جسے اس سے پہلے کوئی نہ جانتا ہو۔خلیفہ وقت کی شخصیت کا مجھ پر بہت گہرا اثر پڑا ہے اور میں ان

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

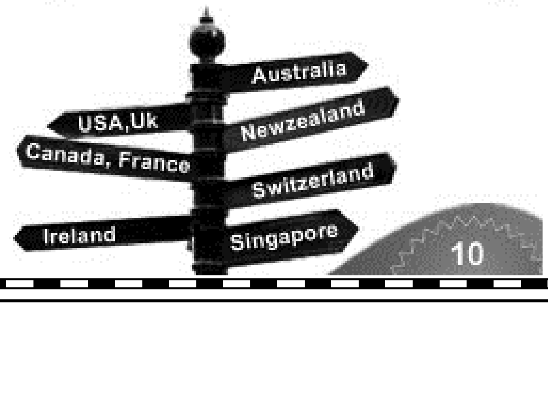

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ وہ بہت پُرحکمت ہیں۔

☆ایک خاتون مہمان Kurala صاحبہ نے کہا: مجھے کچھ برا بھی لگا اور افسوس بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ کو مکرر کہنا پڑا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ دنیا میں آج کل جو اسلام کے بارہ میں غلط پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور اتنی غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو لوگوں کو سمجھانے کیلئے بار بار اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے بہت باریک بینی سے اس امر کو بیان فرمایا کہ اسلام امن کا پرچار کرنے والا ہے کہ کوئی اس کے مخالف دلیل نہیں دے سکتا۔ ان کا پیغام بڑا سادہ ہے کہ ہر ایک کو آپس میں گلے لگانا چاہئے اور باہم محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ مجھے احمدیہ مسجد سے کسی قسم کا شکوہ نہیں مگر اس بات کا ضرور افسوس ہے کہ جبکہ مسجد اور گرجہ کا مقام ایک ہی ہے تو پھر گرجوں کو شہر کے مرکز میں بنانے کی اجازت ملتی ہے اور مسجدوں کو شہر سے باہر اور نمازیوں کو دُور آنا پڑتا ہے۔ محترم میئر صاحب نے کہا کہ مجھے گھمنڈ تھا کہ میں آپ کی جماعت کو جانتا ہوں مگر آج مجھے اسلام کے بارہ میں اور خاص طور پر آپ کی اسلامی ہمدردی کے جذبات سے بھری دنیا بھر میں امداد کے بارہ میں مزید سیکھنے کو ملا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی جب خلیفہ نے کہا کہ اسلام گرجوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے اور دیگر تمام مذاہب کے مقتدیوں کی حفاظت کی بھی، ان کا خطاب بہت مثالی تھا۔

☆ایک مہمان Jacintocano جو ہسپانوی ہیں نے کہا کہ میرا بیٹا کچھ سال قبل احمدی ہوگیا جس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی کیونکہ میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں اور اپنے مذہب کا بہت پابند ہوں۔ مجھے افسوس تھا کہ میرا بیٹا کس جگہ پر آپہنچا ہے اور اسلام کو میں مضر جانتا تھا۔ بہرحال آج آپ کے خلیفہ کو میں نے دیکھا اور اُن کی باتیں سنیں اور مجھے ایک حقیقی امن کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ میرا بیٹا اچھی جگہ پر ہے۔ خلیفہ نے امن اور سکورٹی کے بارہ میں خطاب کیا اور humanitarian خدمات کا بھی ذکر کیا جو آپ دنیا بھر میں کر رہے ہیں۔

☆ایک سیرین مہمان سعید صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کی شخصیت دیکھ کر حیران ہوگیا تھا۔ ہر بات جو انہوں نے کی ہے اس کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ آجکل اور آج کے زمانہ میں ہر ایک کو یہ عادت ہے کہ دوسرے کو کافر کہے۔ لیکن حقیقت میں کافر تو وہ لوگ ہیں جو دولت کے پیچھے پاگل ہیں اور وہ جو اللہ کے نام پر جنگ کر رہے ہیں۔ یہی خلیفۃ المسیح کا پیغام تھا اور یہ بات انہوں نے قرآن کریم اور سنت سے ثابت کی۔ خلیفۃ المسیح نے ایک مثال قائم کی جو کہ پورے عالم کیلئے ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مسلمان اپنی طاقت کا غلط استعمال کر رہے ہیں اور اگر تم امن چاہتے ہو تو سب کی عزت کرنا ضروری ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Mary Louise کہتی ہیں: خلیفۃ المسیح نہایت ہی پیار اور امن والے نظر آتے ہیں اور ان سے ایک خاص نرم دلی محسوس ہوتی ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ انہوں نے ایمانداری سے مذہب کو پیش کیا اور کوئی دکھاوا اس میں نہیں کیا۔ سب سے بہترین بات وہ لگی جب انہوں نے کہا کہ سب مذاہب کی بنیاد امن ہی ہے اور ہمیں ان باتوں پر غور کرنا چاہئے جو ہمیں اکٹھا کرتی ہیں اور نہ کہ ان پر جو ہمیں جدا کریں۔ یہ بات اتنی دانشمندانہ لگی کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ ہمیں منفی باتوں پر نہیں توجہ کرنی چاہئے بلکہ مثبت باتوں پر۔ اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ تمام دہشت گرد لوگ اسلام کے برخلاف کردار ادا کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

☆ایک ہمسایہ مہمان Mr Rupert Lees نے کہا: ہر چیز آج زبردست تھی۔ تمام احمدی ویسے بہت ہی اچھے تھے لیکن جو خلیفۃ المسیح تھے وہ خاص ہی تھے۔ ان کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا اور خاص طور پر وہ بات جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں بتائی کہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس طرح وقت گزارا۔ خلیفۃ المسیح کے الفاظ ایک نمونہ تھے اس بات کا کہ کس طرح مذاہب اکٹھے ہو کر رہ سکتے ہیں۔ یہ سن کر بہت اچھا لگا کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے اور یہ بالکل ہی اس کے الٹ ہے جو آجکل کچھ مسلمان کر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا کردار جو انہوں نے دکھایا اور بتایا نہایت ہی بنیادی اور ضروری ہے اور آج کل لوگ اسے بھول رہے ہیں۔ لیکن احمدی یہ بنیادی کردار احسن رنگ میں دکھلا رہے ہیں۔

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی جانب سے ''عطیہ خون'' کیمپ کا انعقاد

۞ مورخہ 25/ستمبر 2016 کو مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی جانب سے امسال منعقد ہونے والے چوتھے عطیہ خون کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ صبح 11 بجے پروگرام کا آغاز مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم ڈاکٹر دھنجے سراج صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ اس موقع پر علاقہ کے کئی سرکاری افسران اور ڈاکٹر صاحبان بھی موجود تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جماعت احمدیہ اور خدمت انسانیت کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ بعد ازاں مہمانوں نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ اس کیمپ میں کل 52 یونٹ خون کا عطیہ خدام کی طرف سے پیش کیا گیا۔ ساتھ ہی B.P اور Diabetes چیک اَپ کا بھی انتظام تھا جس سے سو سے زائد افراد نے فائدہ اٹھایا۔ (میر اعظم زکریا، قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ)

جماعت احمدیہ ایسٹ گوداوری میں نماز عید الاضحیٰ کی ادائیگی

۞ جماعت احمدیہ ونگلہ پوڑی میں مورخہ 13/ستمبر 2016 کو صبح 9 بجے عید الاضحیٰ ادا کی گئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عید الاضحیٰ 2015 کا خلاصہ بطور خطبہ عید پڑھا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ رام چندر پورم، مُرکلّہ، ویلسہ، گوڈالہ، پوڑسکور اور رنگاورم میں بھی نماز عید الاضحیٰ ادا کی گئی۔ نماز عید کے بعد جماعتی طور پر قربانی کی گئی۔ حضور انور کا لائیو خطبہ عید الاضحیٰ مقامی مساجد اور مشن ہاؤسز میں سننے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

(ایچ۔ ناصر الدین، مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری، اے۔ پی)

جماعت احمدیہ پالگھاٹ وتریشور میں مشترکہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ موریاکنّی میں مورخہ 18-19/اگست 2016 کو ضلع پالگھاٹ وتریشور کے احمدی طلباء کیلئے ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پہلی کلاس سے PG تک کے کل 246 طلباء نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب صبح پونے نو بجے مکرم مولوی پی ایم رشید صاحب مبلغ انچارج پالگھاٹ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حبیب اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول نے مختصر تقریر کی۔ اس کیمپ کا انعقاد احمدیہ مسجد اور سرکاری اسکول میں ہوا۔ طلباء کو ارکان ایمان، ارکان اسلام، نماز، تلاوت قرآن مجید، عقائد احمدیت، آداب و اخلاقیات وغیرہ مضامین پڑھائے گئے۔ اسی طرح جماعتی کتب کا تعارف، میڈیا سے استفادہ کا طریق، دعاؤں اور تعلیم کے متعلق اسلامی نظریہ بیان کیا گیا۔ حضور انور کے متعلق ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ محترمہ ریحانہ کمال صاحب صدر لجنہ پالگھاٹ نے طالبات کی کلاس لی۔ طلبا کے قیام و طعام کا انتظام تھا۔ علاقہ کے اخبارات میں اس کیمپ کی خبریں شائع ہوئیں۔ (ایچ۔ سلیمان، امیر ضلع پالگھاٹ)

تربیتی اجلاسات

۞ جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 28/اگست 2016 کو مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم عظمت اللہ غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کے تحت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجلاس میں حیدرآباد کے علاوہ سکندرآباد، ظہیر آباد اور جگت گری گٹّا کے احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حمید اللہ غوری صاحب نے کی اور نظم مکرم حامد احمد غوری صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ سکندرآباد نے بعنوان تلاوت قرآن کریم کی اہمیت، مکرم سید عثمان احمد صاحب نے بعنوان فضائل قرآن اور خاکسار نے قرآن کریم کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم محمد عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے خطاب فرمایا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر قرآن کریم ناظرہ شروع کرنے والے بچوں کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

۞ مورخہ 29/ستمبر 2016 کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ قادیان میں حلقہ مبارک اور باب الابواب کا مشترکہ تربیتی اجلاس مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لئیق احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم رضوان احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر بدر ہندی نے تعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد چیمہ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد، حلقہ مبارک، قادیان)

۞ مورخہ 2/اکتوبر 2016 کو احمدیہ مشن پٹنہ میں مکرم شاہ ناصر احمد صاحب امیر ضلع پٹنہ وگیا کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم مولوی کے ناصر احمد صاحب نائب ناظر بیت المال قادیان بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شاہ محمود احمد صاحب نائب امیر پٹنہ وگیا نے کی۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ بعد ازاں شاہ محمود احمد صاحب، مکرم سید طارق احمد صاحب، مکرم کے ناصر احمد صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ اس موقع پر ایک کوئز پروگرام بھی ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ وگیا، بہار)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز اور فرّخ راحیل)

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن 14 ر اگست 2015ء

(حصہ سوم) اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز (بعد دوپہر) کا اجلاس محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیرِ صدارت دو بجے شروع ہوا۔ مکرم قمر ظفر صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ الناس کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد محترم امیر صاحب نے مختلف ممالک سے تشریف لانے والی ممتاز شخصیات میں سے بعض کو دعوتِ خطاب دی۔

سب سے پہلے اسٹیج پر تشریف لانے والے ہیٹی کے سیکرٹری آف اسٹیٹ مارک ایلی نیلسن تھے۔ موصوف نے فرانسیسی زبان میں اظہارِ خیال کیا۔ محترم قیصر محمود طاہر صاحب مبلغ سلسلہ ہیٹی نے ان کی تقریر کا مختصر اردو ترجمہ پیش کیا۔ اگلی تقریر مسجد بیت الفتوح کے علاقہ مرٹن کی میئر کونسلر برینڈا فریز کی تھی۔ آپ مرٹن کی پہلی خاتون میئر ہیں جن کا تعلق جمائکا سے ہے۔ بعد ازاں لندن میں تعینات گیانا کے ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی فریڈرک ہیملے کیس نے اسٹیج پر تشریف لا کر صدر گیانا مسٹر ڈیوڈ اے گرینج کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد رشیا سے تشریف لانے والی پروفیسر ڈاکٹر سیرینکو اِرینا اسٹیج پر تشریف لائیں اور اظہار خیال کیا۔ پھر سپین کے علاقہ گریناڈا کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر ہوزے میگویل کاسٹیلو کیلوِن نے اسٹیج پر تشریف لا کر ہسپانوی زبان میں اظہارِ خیال کیا۔ بعدہ سپین کے شہر لیون کی گورنر مسز ماریا ٹریزا ماتاسیرا نے اظہارِ خیال کیا۔ بعد ازاں انگلستان کے علاقہ کرالی کے میئر کونسلر راج شرما تشریف لائے۔ بعد ازاں انگلستان کے علاقہ ہاؤنسلو کی میئر کونسلر اجمیر گریوال تشریف لائیں اور اظہارِ خیال کیا۔ بعد ازاں انگلستان کے علاقہ رشمور کی میئر جیکی ووسپر تشریف لائیں اور پھر انگلستان کے علاقہ ویورلی کے میئر کونسلر کرِس سٹوری، ممتاز بزنس مین ڈاکٹر رامی رانگھڑ، سابق ممبر آف پارلیمنٹ لارا موفٹ، سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ کی ممبر لِنڈا فابیانی، بینن کے وزیرِ دفاع (Mr. Candide Armand-Marie Azannai) باری باری اسٹیج پر تشریف لائے اور اظہارِ خیال کیا۔

جن شخصیات کی طرف سے اس جلسہ کے موقع پر تہنیتی پیغامات موصول ہوئے ان میں ملکہ برطانیہ الزبتھ الیگزانڈرا میری، صدر سیرالیون ڈاکٹر ارنسٹ بائی کوروما، برطانوی وزیرِ اعظم ٹھریزا مے، برطانیہ کی سیکرٹری آف اسٹیٹ برائے تعلیم جسٹین گریننگ، چیف سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر (Jane Ellison MP)، سابق اٹارنی جنرل (Dominic Greive QC MP)، لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما ٹِم فیرَن (Tim Farron MP) بذریعہ ویڈیو، لارڈ آلٹن، ٹام بریک، بیرونیس اینلی، بیرونیس بیرِج اور فیاض مغل شامل ہیں۔ ویڈیو پیغام کے علاوہ دیگر تمام پیغامات محترم فرید احمد صاحب (سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ یوکے) نے پڑھ کر سنائے۔ ٹِم فیرَن کی جانب سے ریکارڈ کروایا گیا ویڈیو پیغام جلسہ گاہ میں چلایا گیا۔

بعد ازاں سہ پہر چار بجکر بارہ منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ حضورِ انور کی تشریف آوری کے بعد بھی کچھ مہمانوں نے اظہارِ خیال کیا۔ محترم امیر صاحب یوکے ان مہمانوں کا تعارف کرواتے اور انہیں اسٹیج پر مدعو کرتے۔ ان مہمانوں میں برطانیہ کے سابق سیکرٹری برائے انرجی اینڈ کلائمٹ چینج سر ایڈورڈ ڈیوی، ممبر آف پارلیمنٹ پول سکالی، ممبر آف پارلیمنٹ مارگریٹ فیری، ممبر ہاؤس آف لارڈز اور وزیر ٹرانسپورٹ لارڈ طارق احمد آف ومبلڈن جنہوں نے برطانوی وزیرِ اعظم کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا اور یوگنڈا کے وائس پریزیڈنٹ (His Excellency Edward Kiwanuka Ssekandi) شامل ہیں۔

ان تقاریر کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم عبد المومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک یوکے نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا 97 کی تلاوت کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ مکرم اسد موسیٰ عودہ صاحب نے ترنّم کے ساتھ پڑھنے کی سعادت پائی۔ اس عربی قصیدہ کا اردو ترجمہ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کو براہین احمدیہ حصّہ پنجم سے پڑھنے کی سعادت ملی۔ بعد ازاں مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

امن انعام کا اعلان

اسکے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya Muslim Peace Price کہا جاتا ہے۔ یہ انعام جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام منعقد ہونے والی امن سمپوزیم کے موقع پر دیا جاتا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے کہا کہ یہ انعام 2009ء سے دیا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے منتخب شخصیات کو دیا جاتا ہے۔ امسال مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کو یہ انعام دیا جائے گا۔ Hiroshima پر گرائے جانے والے بم کے بعد بچ گئی تھیں اور اب Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ آپ کی پیدائش اگست 1945ء جاپان میں ہوئی۔ آپ 13 سال کی تھیں جب Hiroshima پر Atomic Bomb گرایا گیا۔ اس کے بعد حالات کو دیکھ کر اور آپ کے تجربات نے آپ کی زندگی بدل دی۔ بذات خود Atomic Bomb کے نتائج دیکھ کر یعنی موت، عظیم تکالیف اور تباہی کو دیکھ کر آپ نے اپنی زندگی Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے وقف کر دی۔ آپ نے Nuclear جنگوں کے نتیجہ میں انسانی ہمدردی اور انسانی خدمت کے پہلو کو خاص طور پر اُجاگر کیا ہے اور Nuclear کے موضوع سے متعلق خاموشی کو ختم کرنے کی بالخصوص کوشش کی۔ اور Nuclear کے خلاف کئی مہمات جاری کیں۔ آپ اب کینیڈا میں رہتی ہیں اور وہاں کی نیشنل ہیں۔ کینیڈا اور جاپان دونوں نے آپ کے کام کو سراہا ہے اور آپ کو The order of canada Medal بھی ملا ہے جو کینیڈا کے شہری کے لئے سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کو جاپانی حکومت کی طرف سے Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے خاص نمائندہ بنایا گیا۔ آپ نے United Nations کی Assembly کی First Committe سے بھی خطاب کیا ہے۔ آپ کو Ahmadiyya Muslim Peace Price جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام امن سمپوزیم 2017ء کے موقع پر دیا جائے گا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد تقسیم فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل آیت 91 کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس آیت کے پہلے حصے میں جو مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے امن وسکون اور سلامتی کے لئے اور تباہی سے بچنے کے لئے تین بنیادی باتیں فرمائی ہیں۔ یعنی عدل اور احسان اور ایتائ ذی القربیٰ۔ یہی باتیں ہیں جو ماضی میں بھی دنیا کے امن اور دنیا کی سلامتی کے لئے ضمانت تھیں آج بھی یہی باتیں دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے ضمانت ہیں اور آئندہ بھی یہی چیزیں ہیں جو دنیا کے امن، سکون اور سلامتی کی ضمانت بنیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت کا مضمون میں نے گزشتہ سال بھی جلسہ کی آخری تقریر میں بیان کیا تھا اور عمومی طور پر دنیاداروں کے اس الزام کا ردّ کیا تھا کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی وجہ ہے۔ عام دنیادار اپنے مفروضے کی توجیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ فساد ان ملکوں میں ہے جو دین اور مذہب کے ساتھ منسلک ہیں یا مذہب کے ساتھ منسلک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس میں اوّل نمبر پر مسلمان ممالک ہیں۔ گویا مذہب مخالف طاقتوں نے یہ فیصلہ دے دیا کہ اصل میں اسلام ایسا مذہب ہے جو دنیا کے امن کی تباہی کا ذمہ دار ہے۔ اور پھر آجکل نام نہاد اسلامی تنظیمیں غیر مسلم ممالک میں بھی جو دہشتگردی اور شدت پسندی کا مظاہرہ کر رہی ہیں، اسلام کے نام پر جو قتل و غارت گری کر رہی ہیں اس سے مذہب مخالف یا مذہب سے لاتعلق یا اسلام مخالف طبقے کے خیالات کو مزید تقویت مل رہی ہے کہ مذہب ہی دنیا کے فساد کی جڑ ہے اور مذاہب میں اسلام اس فتنہ وفساد میں نعوذ باللہ خدانخواستہ اوّل نمبر پر ہے۔ دوسرے مذاہب میں عیسائیت ہے جس کے ماننے والوں کی تعداد اعداد وشمار کے لحاظ سے تو سب سے زیادہ بتائی جاتی ہے لیکن عملاً عیسائیت سے تعلق رکھنے والے یا منسوب ہونے والے جو ہیں ان کی اکثریت دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اسّی فیصد کے قریب عیسائیت سے لاتعلق ہے۔ صرف نام کے عیسائی ہیں یا مذہب سے انکاری ہیں۔ تو بہرحال یہ ایک المیہ ہے کہ ان نام نہاد مسلمان گروہوں کے عمل سے اسلام کے خلاف لوگوں کو، اسلام مخالف طاقتوں کو انگلی اٹھانے کا موقع مل رہا ہے۔ لیکن شدت پسند لوگوں کا یہ عمل بہرحال اس بات کا ثبوت نہیں بن جاتا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی وجہ سے دنیا کا امن وسکون برباد ہو رہا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے والدین سے عدل واحسان کے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ فرمایا اور اس حوالہ سے اہم نصائح فرمائیں۔ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے میاں بیوی کے تعلقات میں اور یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ بھی عدل و احسان سے کام لینے کی اسلامی تعلیمات کا تذکرہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حقیقی عدل دنیا میں قائم کرنا ہے تو نسل پرستی کی ہر صورت کو ختم کرنا ہوگا۔ بیشک قومیں اور قبائل تو پہچان کے لئے ہیں اور رہیں گی لیکن اس بنیاد پر کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسلام نسلی امتیاز کی نفی اور خاتمے کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھک کر اور اس کی بات مان کر ہی دنیا میں عدل و انصاف قائم کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان بھی اگر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم پر چلیں گے تو انصاف اور امن قائم کر سکیں گے ورنہ اگر اس پر عمل نہیں کرتے اور ظلم وتعدی کے بازار گرم کرتے ہیں تو ان سے زیادہ گناہگار اور اپنے جرموں کی سزا بھگتنے والا اور کوئی نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے فتنہ اور فساد کو روکنے کے لئے عدل سے بڑھ کر احسان کرنا ہوگا اور غیر مسلموں کو، مقتدر لوگوں کو، حکومتوں کو کم از کم عدل کے معیار قائم کرنے ہوں گے تب دنیا سے فساد مٹ سکتے ہیں۔ **فرمایا** قوموں سے قوموں کے معاملات میں عدل سے کام لینے کی اسلامی تعلیم پر عمل کے ذریعہ ہی عالمی امن قائم ہوسکتا ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم۔ یہ ہے اسلام کی تعلیم۔ جو مسلمان ہو کر اس پر عمل نہیں کرتا یہ اس کا قصور ہے، نہ کہ تعلیم کا۔ یہ بات بہرحال یقینی ہے کہ جب بھی دنیا میں امن قائم ہوگا اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے ذریعہ سے ہی ہوگا۔ دنیاداروں کی کوئی کوشش اور کوئی نظام دائمی اور انصاف کے معیاروں کو چھونے والا عدل قائم نہیں کر سکتا۔ ہمارے جو وسائل اور طاقت ہے اس کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ کس طرح اسلام کی صحیح تعلیم کا عمل ہے جس سے تم بھی فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا کرے۔ **دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا** کہ ٹوٹل حاضری گزشتہ سال کے حساب سے اگر دیکھی جائے تو کُل حاضری 38 ہزار 300 ہے۔ گزشتہ سال 35 ہزار تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار حاضری زیادہ ہے۔ اور پہلے دن یہ خوشکن بات ہے کہ عمومًا آخری دن حاضری زیادہ ہوتی تھی اور لوگ آخری دن آیا کرتے تھے، اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے دن سے ہی لوگوں نے توجہ سے آنا شروع کیا ہے۔ آئندہ بھی اس چیز کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

بعد ازاں جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام مختلف گروپس نے دینی نغمات اور ترانے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور احباب کرام کچھ دیر تک پر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے جوش وخروش اور امامِ وقت سے اپنی والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔ اس طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی انتہائی خیر و برکت کے ساتھ شام 7 بجکر 08 منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14 ر اکتوبر 2016)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7973: میں نوید احمد خان ولد مکرم بخشی غلام محمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: مبارک پور، سورو، اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13/جون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملامت ماہوار 900 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیع الحق العبد: نوید احمد خان گواہ: عطاء الحی

مسل نمبر 7974: میں نذیر احمد ولد مکرم عبد الطیف چکوڑی صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: دوبئی، مستقل پتہ: کھڑے بازار، بلگام، کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31/جنوری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4 مرلہ زمین بمقام قادیان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1500 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد العبد: نذیر احمد گواہ: کلیم احمد خان

مسل نمبر 7975: میں ربیف. ایم. پی ولد مکرم شیراف الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: دوبئی، مستقل پتہ: دارالسلام، کوڈالی، کنّور، کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/جون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 18,000 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نشاد شریف احمد العبد: ربیف. ایم. پی گواہ: ایم محمد علی

مسل نمبر 7976: میں زبینہ بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1988، موجودہ پتہ: دوبئی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/جون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 30 گرام زیور طلائی، فلیٹ بمقام حیدر آباد مشترکہ، فلیٹ بمقام تروپتی مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 درھم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد الامۃ: زبینہ بیگم گواہ: محمد اے. این

مسل نمبر 7978: میں شیخ نور حسین ولد مکرم شیخ علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن حلقہ ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی زمین 8 ڈسمل بمقام بیرولیا گاؤں ضلع ویسٹ مدنہ پور، بنگال، میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شریف احمد العبد: شیخ نور حسین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7979: میں نعیمہ بدر زوجہ مکرم سید ممتاز حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن 84-4-6 نزد شیورام پلی اسٹیشن، کائے دان روڈ، حیدر آباد، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/11,000 روپئے۔ زیور طلائی: 3 چین 40 گرام، 4 چوڑیا 35 گرام، 4 ٹاپس 15 گرام، 4 انگوٹھی 15 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، مکان بمقام شیورام پلی 1500 گز پر مشتمل (2 بہنوں اور 3 بھائیوں میں مشترکہ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسد اللہ بدر الامۃ: نعیمہ بدر گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 7980: میں محمد احسن غوری ولد مکرم محمد احمد غوری صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمبا کالونی، سعید آباد، حیدر آباد، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30/جون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مشترکہ پلاٹ رقبہ 159 مربع گز بمقام حیات نگر، حیدر آباد، ایک موٹر سائیکل۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/13,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید احمد غوری العبد: محمد احسن غوری گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 7981: میں سید فراست حسین ولد مکر سید جہانگیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاچیگوڑہ، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ اراضی 7 ایکڑ مشترکہ پانچ بھائیوں میں بمقام مدرڈ پلی، جڑ چرلہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید شجاعت حسین العبد: سید فراست حسین گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7982: میں سیدہ نیلوفر فاطمہ زوجہ مکرم سید فراست حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاچیگوڑہ، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/15,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 30 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 50 گرام، مکان 100 گز بمقام بابا نگر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فراست حسین الامۃ: سیدہ نیلوفر فاطمہ گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7983: میں سیدہ قدسیہ گوہر زوجہ مکرم سید امتیاز حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاچیگوڑہ، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17/جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کڑے 40 گرام، سیٹ تین عدد 75 گرام، ہار دو عدد 60 گرام، بالیاں ایک جوڑی 5 گرام سیٹ ایک عدد 15 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب ایک جوڑی 50 گرام، ایک عدد انگوٹھی ڈائمنڈ کی، حق مہر: -/25,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید امتیاز حسین الامۃ: سیدہ قدسیہ گوہر گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7984: میں نبیلہ کوکب زوجہ مکرم محمد احسن غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہا نگر کالونی، سعید آباد، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30/جون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 تولہ 22 کیریٹ، ایک رہائشی مکان واقع راج نرسمہا نگر کالونی، حیدر آباد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد احسن غوری الامۃ: نبیلہ کوکب گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 7985: میں طٰہٰ الدین غوری ولد مکرم حفیظ الدین غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن وانی نگر، سعید آباد، حیدر آباد، تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ الدین غوری العبد: طٰہٰ الدین غوری گواہ: رشید احمد ریلوے

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

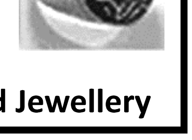

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالبِ دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

اطاعت گزار اور ایک ہمدرد بیٹی بھی تھیں اور ایک شفیق ماں بھی۔ ایک disciplined استاد بھی تھیں اور غمگسار بہن بھی اور دوست بھی۔ کہتی ہیں کہ ان کی ساری زندگی قربانی سے عبارت ہے انہوں نے جماعت کی خدمت کے لئے اپنی ذاتی زندگی کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔

ڈاکٹر نوری صاحب کہتے ہیں کہ گذشتہ نو سال سے زائد عرصہ سے محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کے زبیدہ بانی ونگ اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ بعض ایسی صفات تھیں ان میں جو آجکل بہت کم ڈاکٹروں میں پائی جاتی ہیں۔ بہت ہی نیک دعا گو اعلیٰ اخلاق کی حامل خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والی اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنے والی پردہ کی باریکی سے پابندی کرنے والی قرآن کریم کا وسیع علم رکھنے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کے اسوہ پر عمل کرنے والی خاتون تھیں۔ اپنے فن میں بہت ماہر تھیں جدید تکنیکی علم سے واقف تھیں اور اپنے علم کو نئے تقاضوں کے مطابق بڑھا کر کام کرتی تھیں۔ کبھی اپنے کام کے دوران وقت کی پرواہ نہیں کی اور حاصل سہولیات سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ تشویشناک حالات کے مریضوں کی خاطر اپنی چھٹیوں کو قربان کر کے بارہ بارہ گھنٹے کام کرتی رہتیں۔ غیر احمدی مریض بھی ان کے پاس بہت آتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے خود سنایا کہ چنیوٹ کے غیر احمدی مولوی صاحب آ گئے ان کی بیوی کی اولاد نہیں ہوتی تھی تو ان کے علاج سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور امید بندھی تو کہتی ہیں اب یہ مولوی صاحب نو مہینہ تو میرے قابو میں ہیں اور خوب ان کو تبلیغ کی۔

مبشر ایاز صاحب ہیں ہمارے جامعہ ربوہ کے پرنسپل، ان کے چاق و چوبند ہونے اور پردے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہماری یہ ڈاکٹر صاحبہ بھی برقع میں ملبوس عین پردے کی بہترین شکل کو اختیار کئے ہوئے وہ فوجی جوانوں کی طرح بھاگ دوڑ کرتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ جو خواتین پردے کو روک سمجھتی ہیں ان کے لئے یہ بہترین رول ماڈل تھیں۔ ایک ان کی سٹاف نرس جمیلہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ بڑا افسوس ہے ڈاکٹر صاحبہ کی وفات کا۔ ڈاکٹر صاحبہ ایک بہت ہی اچھی اور خوش اخلاق ڈاکٹر تھیں۔ ہم سب کا بہت خیال رکھنے والی ڈاکٹر تھیں بچوں کی طرح ہمیں پیار کرتی تھیں اور بہت خیال رکھتی تھیں۔ جو بھی غریب مریض آتا اس کو پرچی کے پیسے بھی واپس کر دیتیں اور دوائی بھی اپنے پاس سے دیتیں۔

پھر ان کی ایک مریضہ لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ میرا علاج کر رہی تھیں اور واقف زندگی کی بیوی ہونے کی حیثیت سے کافی توجہ دیتی تھیں۔ الٹرا ساؤنڈ کروانا تھا تو اپنی مددگار کو کہا کہ ان کا الٹرا ساؤنڈ کروا لاؤ۔ اس وقت کافی رش تھا ایک کرسی تھی وہاں جس پر ایک غریب سی عورت بیٹھی ہوئی تھی تو اس عورت نے جو اسسٹنٹ مددگار تھی اس نے اس عورت کو اٹھا کے کیونکہ ڈاکٹر صاحبہ نے بھیجا تھا اس مریضہ کو اس پہ بٹھانا چاہا تو دیکھا کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی کہ نہیں تم اس کرسی پہ نہیں اس پہ بیٹھو۔ دیکھا تو ڈاکٹر صاحبہ خود ایک کرسی اٹھا کے لا رہی تھیں تا کہ جو دوسری غریب مریضہ ہے اس کو یہ احساس نہ ہو کہ مجھے اٹھایا گیا ہے کیونکہ مریض سارے ایک ہی طرح ہوتے ہیں لیکن دوسری طرف اس کی حالت دیکھ کے یہ بھی تھا کہ بیٹھنے کی جگہ مل جائے اس لئے خود ہی کرسی اٹھا کے لے آئیں اور اپنی مریضہ کو اس پہ بٹھا دیا۔

آپ کی بیٹی ندرت عائشہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میری امی ایک مثالی ماں اور نہایت محبت کرنے والا وجود تھیں میرے اور میرے بچوں کے لئے بیحد دعائیں کیا کرتی تھیں جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو فوراً امی کو فون کر دیتی اور بے فکر ہو جاتی اور اللہ کے فضل سے بعد میں وہ کام آسان بھی ہو جاتا۔ پھر مجھے کہتیں کہ تم سجدہ شکر کرو۔ بے پناہ مصروفیات کے باوجود میری پرورش اور تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اتنی بلند حوصلہ اور باہمت تھیں کہ مجھے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا کبھی احساس ہوتا اور کہتیں اگر ان کو احساس ہوتا کہ صحیح طرح خدمت نہیں کر سکی بیٹی کی تو کہتیں کہ میں اپنی بیٹی کو مصروفیات کی وجہ سے اتنا وقت نہیں دے سکتی لیکن پھر فوراً کہتیں کہ جو وقت انسانیت کی خدمت میں صرف ہوا اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ میری اولاد کے کام خود بنا دے گا۔ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھیں کہ تمہارے نانا جان نے دو چیزیں اپنی اولاد کو نصیحت فرمائی تھیں ایک توکل علی اللہ اور دوسرا خلافت سے وابستگی اور وہی نصیحت میں تمہیں کرتی ہوں کہ ہمیشہ اللہ پر توکل کرنا اور خلافت سے خود کو اور اپنی اولاد کو جوڑے رکھنا۔ ایک دفعہ کہتی ہیں میری بیٹی عالیہ پندرہ دن کے لئے ربوہ آئی ہوئی تھی اسے بھی اپنے شعبہ کے کام میں شامل کیا کہ ٹائپنگ میں مدد کرو کیونکہ تمہاری ٹائپنگ سپیڈ اچھی ہے اور جماعت کی خدمت کرنا ایک سعادت ہے اور تم اس سعادت سے حصہ پاؤ۔ اپنے کام کی ایسی دھن تھی کہ بیماری کے آخری ایام میں بھی ہسپتال کا نام سن کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ آتی اور غنودگی کی حالت میں بھی ہسپتال کے آپریشن تھیٹر اور مشین بنانے والی کمپنیوں کے نام لیتیں جسے سن کر انگریز نرسز بھی حیران ہوتیں اور مجھ سے پوچھنے لگتیں کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔ اللہ کی ذات پر بے حد توکل تھا شدید بیماری کے عالم میں چند دن تک بات نہیں کر سکتیں تھیں جب سپیکنگ والو لگایا گیا جو پہلا فقرہ امی نے ادا کیا وہ یہ تھا کہ میری بیٹی اللہ پر چھوڑ دو اور اگر میں رونے لگتی تو آنکھ کے اشارے سے اللہ کی طرف اشارہ کرتیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس اکلوتی بیٹی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور جو اس کی ماں نے اس کو نصیحتیں کی ہیں اور اس سے توقعات رکھی ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اسے پورا اترنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں بھی رکھے اور اس کی اولاد کو بھی۔ مرحومہ کے بھی درجات بلند فرمائے اور اللہ تعالیٰ فضل عمر ہسپتال کو خدمت کرنے والی اور وفا کے ساتھ اپنے کام کو پورا کرنے والی وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہنے والی اور خلافت کی اطاعت گزار مزید ڈاکٹر بھی عطا فرماتا رہے اور جو موجود ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اس کام میں بڑھاتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

تصحیح: بدر شمارہ نمبر 42، صفحہ 20 پر خلاصہ خطبہ کی تاریخ سہواً 17 / اکتوبر لکھی گئی ہے۔ اصل تاریخ 14 اکتوبر ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں

ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر

کالونی ننگل باغبان، قادیان

+91-9915227821,+91-8196808703

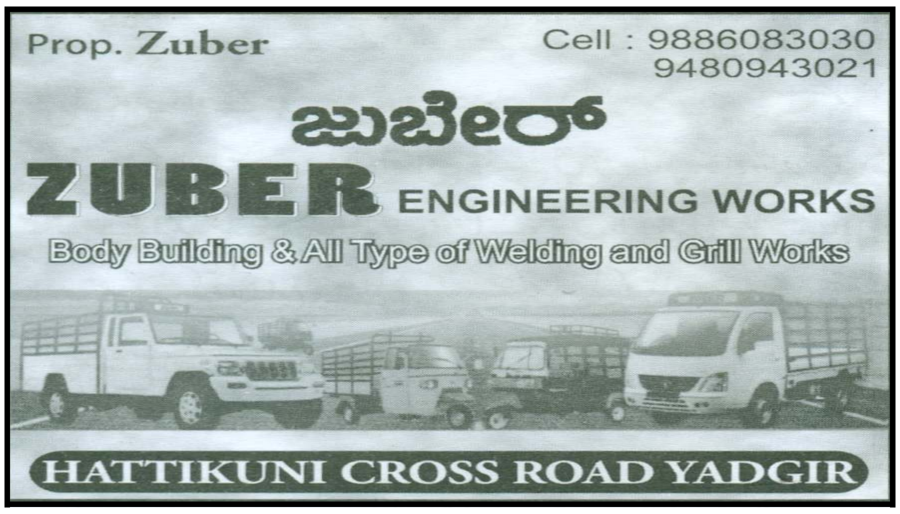

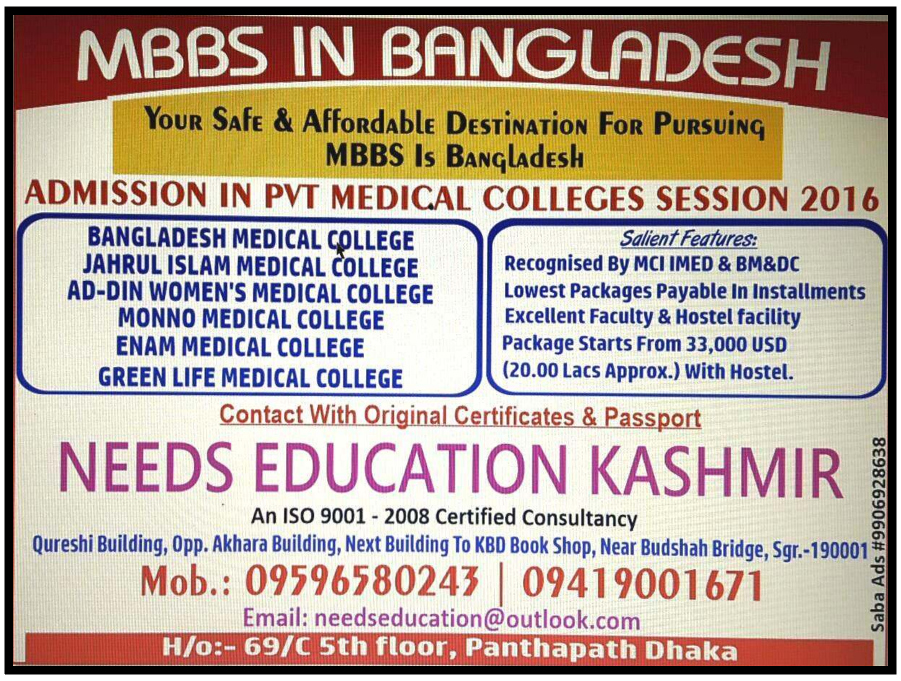

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	MANAGER : NAWAB AHMAD
MANSOOR AHMAD Mobile. : +91-82830-58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	ہفت روزہ بدر قادیان The Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516	Tel. : (0091) 1872-224757 Mobile : +91-94170-20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/- By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ 60 Euro or 80 Canadian Dollar
	Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 27 Oct 2016 Issue No. 43	

جماعت کے دودیرینہ خادم مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب مبلغ سلسلہ

اور مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائنا کالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/اکتوبر 2016 بمقام کینیڈا

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں جماعت کے دو خادموں کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے جن میں سے ایک مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب ہیں اور دوسری فضل عمر ہسپتال کی شعبہ گائنی کی ڈاکٹر نصرت جہاں ہیں۔ جو انسان بھی دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے اور انسانیت کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ بشیر رفیق خان صاحب پرانے دیرینہ خادم سلسلہ مبلغ سلسلہ تھے پھر مختلف انتظامی کاموں میں بھی ان کو مقرر کیا گیا۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے ان کا 11/اکتوبر 2016ء کو تقریباً 85 سال کی عمر میں لندن میں انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کیا پھر شاہد کی ڈگری جامعۃ المبشرین سے 1958ء میں حاصل کی۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ بی بی تھا جو حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیٹی تھیں۔ ان کے والد کا نام دانشمند خان تھا وہ 1890ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے اور صاحب رؤیا وکشوف آدمی تھے۔ بشیر رفیق خان صاحب پیدائشی احمدی تھے آپ کے والد نے 1921ء میں احمدیت قبول کی تھی جس پر گاؤں والوں نے ان کا بائیکاٹ بھی کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کی ساری اولاد کو ان کا حقیقی وارث بنائے۔ ان کی شادی 1956ء میں ہوئی۔ ان کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ 1945ء میں خان صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوئے اور اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی انہی دنوں ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوجوانان احمدیت کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی چنانچہ نماز جمعہ کے ختم ہوتے ہی کئی نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے اور ان خوش نصیب نوجوانوں میں یہ بھی شامل تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے حکم سے بی اے کیا۔ اسکے بعد حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جامعہ میں داخل ہو جاؤ اور شاہد کی ڈگری حاصل کرو میری خواہش ہے کہ تمہیں میدان تبلیغ میں بھجوایا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ ہر طالبعلم کو اپنی لائبریری بنانی چاہئے اور کتابیں خریدنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور یہ بات ایسی ہے جو ہر جامعہ کے طالبعلم کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ اب دنیا میں بے شمار جامعات ہیں واقفین زندگی ہیں ان کو اپنی لائبریریاں بنانی چاہئیں گذشتہ دنوں مربیان کی میٹنگ تھی لندن میں وہاں بھی میں نے ان کو کہا تھا کہ مربیان کی اپنی لائبریریاں بھی ہونی چاہئیں صرف جماعتی لائبریری پہ انحصار نہ کریں۔ کہتے ہیں جامعۃ المبشرین کی درسگاہ سے شاہد کی ڈگری لے کر میں وکالت تبشیر میں حاضر ہو گیا۔ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تھے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو انگلستان بھجوا دیا جائے۔ پھر کہتے ہیں انگلستان جانے کیلئے بھی وکیل التبشیر مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات ہوئی اور تفصیلی ہدایات لکھوائیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے، دعائیں دیں رخصت کیا معانقہ کیا اور انگلستان 1959ء میں آپ کی تقرری ہوئی وہاں پہنچ گئے اور مسجد فضل میں لندن میں نائب امام کے طور پر خدمات کا سلسلہ شروع ہوا۔

1964ء میں مکرم چوہدری رحمت خان صاحب جو وہاں کے لندن مسجد کے امام تھے ان کی بیماری کی وجہ سے واپس گئے تو ان کو مسجد فضل کا امام مقرر کر دیا گیا۔ 1960ء میں بشیر رفیق صاحب نے انگریزی رسالہ مسلم ہیرلڈ بھی جاری کیا اور شروع میں دس صفحات پر مشتمل تھا ایڈیٹر بھی خود تھے اور باقی کام بھی خود کرتے تھے۔ 1962ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک پر اخبار احمدیہ کے نام سے پندرہ روزہ اخبار شائع کرنا شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کا بھی شرف انہیں حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1967ء سے لے کر اپنے دور خلافت میں یورپ کے آٹھ دورے کئے ان میں سے سات دوروں میں مولانا بشیر رفیق صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قافلہ میں شامل رہے۔ دو دفعہ دوروں میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری بھی شامل ہونے کی توفیق ملی۔ 1970ء میں واپس پاکستان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر تقرر ہوا۔ 1971ء میں پھر لندن واپس آئے اور امام کے طور پر اپنی سابقہ ذمہ داریاں دوبارہ سنبھالیں۔ 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ بطور ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کے امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر جانے کی بھی ان کو سعادت ملی۔ 1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مئی 1978ء میں جو بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس لندن میں ہوئی تھی اس میں شمولیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لائے تھے اور اس کے انتظامات کو پایہ تکمیل کو پہنچانے کیلئے احباب جماعت برطانیہ مجلس عاملہ انگلستان اور کانفرنس کمیٹی نے دن رات ایک کر کے کام کیا اور ٹیم ورک کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ 1964ء تا 70ء اور پھر 71ء تا 79ء امام مسجد لندن رہے۔ مسلم ہیرلڈ میگزین کے بانی ایڈیٹر 61ء تا 79ء پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 70ء تا 71ء پھر نومبر 85ء میں آپ وکیل الدیوان تحریک جدید مقرر ہوئے 87ء تک رہے وکیل التصنیف ربوہ 82ء تا 85ء ایڈیشنل وکیل التبشیر ربوہ 83ء تا 84ء ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن 1987ء تا 1997ء ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز 1983ء تا 1985ء چیئرمین بورڈ آف ایڈیٹرز ریویو آف ریلیجنز 1988ء تا 95ء ممبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان 1971ء تا 1985ء ممبر افتاء کمیٹی 1971ء تا 1973ء ممبر بورڈ قضاء 1984ء تا 1987ء اور اسی طرح بعض دنیاوی پوسٹیں بھی تھیں جن پر کام کی بھی ان کو توفیق ملی۔ ممبر تھے اور وائس پریذیڈنٹ تھے روٹری کلب ...... کے پھر پریذیڈنٹ روٹری کلب بھی مقرر ہوئے۔ 1968ء میں لائبیریا کے صدر مملکت جناب ٹب مین کی دعوت پر بطور مہمان خصوصی انہیں بلایا گیا اور لائبیریا کا اعزازی چیف مقرر کیا گیا۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ بڑی باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے اور بڑے التزام سے دعا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نام لکھ کر دعا کرتے تا کہ کسی کا نام بھول نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص و وفا سے جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا ذکر محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مالک صاحبہ کا ہے جو حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ 11/اکتوبر 2016ء کو لندن میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی پیدائش 15/اکتوبر 1951ء کی ہے کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے والد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی پرانے خادم سلسلہ تھے۔ حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب کے بیٹے تھے ان کا آبائی وطن نجیب آباد ضلع بجنور تھا جو یو۔پی میں واقعہ ہے ڈاکٹر نصرت جہاں کے دادا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 1900ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور پھر 1903ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضرت مولانا حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق کہ اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کرنا مولانا عبدالمالک خان صاحب کو بچپن سے ہی وقف کر دیا تھا گو ان کی پیدائش بعد کی ہے 1911ء میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ نے پہلے mbbs پاکستان سے کیا پھر سپیشلائز کیا یو۔کے سے اور کہیں بھی وہ جاتیں تو لاکھوں روپیہ روزانہ کما سکتی تھیں لیکن دین کی خدمت کیلئے انسانیت کی خدمت کے لئے چھوٹے سے شہر میں ربوہ میں آ کر آباد ہو گئیں اور ہسپتال کی اس وقت ضرورت بھی تھی اس ضرورت کو پورا کیا اور پھر تمام عمر بے نفس ہو کر ایسی خدمت کی جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی۔ 1985ء میں فضل عمر ہسپتال میں اپنی خدمات کا آغاز کیا اور 20/اپریل 1985ء سے اب تک یہ خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ اپنے علاج کے سلسلہ میں رخصت لے کر 5/اپریل کو آئی تھیں لندن علاج ہو رہا تھا اور علاج اللہ کے فضل سے کامیاب ہو گیا تھا پھر ان کو چیسٹ انفیکشن ہوا جلسہ کے بعد اس سے بھی کچھ حد تک لگ رہا تھا کہ واپسی ہے لیکن پھر اچانک حملہ ہوا اور وفات ہوئی۔

ان کے داماد مقبول مبشر صاحب کہتے ہیں۔ خدا پر نہایت درجہ توکل تھا عبادت کا ذوق تھا قرآن سے محبت تھی خلافت سے گہری وابستگی تھی پوری طرح شرح صدر سے خلافت کی اطاعت خدمت خلق مریض کی شفاء اور آرام ان کی پہلی ترجیح تھی اور یہ جو باتیں جو یہ بیان کر رہے ہیں میں ذاتی طور پر بھی گواہ ہوں یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں یہ باتیں ہیں جو ان میں تھیں۔ ہر سرجری سے پہلے اور علاج سے پہلے دعا کرتیں روزانہ صدقہ دیتیں۔ ربوہ میں موجود بزرگوں کو اپنے مریضوں کی شفاء یابی کے لئے کہتیں بہت سے نادار مریضان کا اپنی جیب سے یا قریبی دوستوں کے خرچ سے علاج کرواتیں۔ جماعت کے پیسے کا بھی بہت درد رکھتی تھیں ہر وقت کوشش کرتیں کہ کم سے کم خرچ ہو۔ جماعت کا ایک روپیہ بھی ضائع نہ ہو۔

ڈاکٹر نصرت مجوکہ صاحبہ ہیں فضل عمر ہسپتال میں۔ کہتی ہیں ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے ساتھ میرا اٹھارہ سال سے تعلق تھا اور میں ہاؤس جاب کرتے ہی شعبہ گائنی فضل عمر ہسپتال کا حصہ شعبہ گائنی فضل عمر کا حصہ بن گئی۔ میری ساری پروفیشنل ٹریننگ ڈاکٹر صاحبہ نے کی۔ وہ ایک قابل استاد تھیں ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں ان سے رہنمائی ملتی تھی۔ مضبوط اور مکمل تھیں خدا تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا وہ ایک

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad